Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ | قادیان

بدر

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 13

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

5 جمادی الثانی 1436 ہجری 26 امان 1394 ہش 26 مارچ 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دل کی، آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دُعا مانگتا رہے کہ وہ اُسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک شخص سفر آخرت کی تیاری رکھے: اس وقت میری غرض بیان کرنے سے یہ ہے کہ چونکہ انسانی زندگی کا کچھ بھی اعتبار نہیں، اس لئے جس قدر احباب اس وقت میرے پاس جمع ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں، شاید آئندہ سال جمع نہ ہوسکیں اور انہیں دنوں میں میں نے ایک کشف میں دیکھا ہے کہ اگلے سال بعض احباب دُنیا میں نہ ہوں گے۔ گو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کشف کے مصداق کون کون احباب ہوں گے۔

اور میں جانتا ہوں کہ یہ اس لئے ہے تا ہر ایک شخص بجائے خود سفر آخرت کی تیاری رکھے۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ مجھے کسی کا نام نہیں بتلایا گیا، لیکن میں یہ اللہ تعالیٰ کے اعلام سے خوب جانتا ہوں کہ قضاء و قدر کا ایک وقت ہے اور ضرور ایک وقت اس فانی دُنیا کو چھوڑنا ہے، اس لئے یہ کہنا نہایت ضروری ہے کہ ہر شخص اور ہر دوست جو اس وقت موجود ہے وہ میری باتوں کو قصّہ گو کی داستان کی طرح نہ سمجھے، بلکہ یہ ایک واعظ مِن جانب اللہ اور مامور من اللہ ہے جو نہایت خیر خواہی اور سچّی بھلائی اور پوری دلسوزی سے باتیں کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان: پس میں اپنے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ خوب یاد رکھو اور دل سے سنو اور دل میں جگہ دو کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنے وجود اور توحید کو پُرزور اور آسان دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ایک برتر ہستی اور نور ہے۔ وہ لوگ جو اس زبردست ہستی کی قدرتوں اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے وجود میں شکوک ظاہر کرتے اور شُبہ کرتے ہیں۔ سچ جانو بڑے ہی بدقسمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست ہستی اور مقتدر وجود کے اثبات کے متعلق ہی فرمایا ہے اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ (ابراہیم:۱۱) کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہوسکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے؟ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے۔ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہوسکتی ہے۔ ایسے صانع کے وجود کا کیونکر انکار ہوسکتا ہے جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں۔ پس یقیناً سمجھ لو کہ قدرت کے ان عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ، انسانی عقل و دماغ کا کام نہیں، اگر کوئی بیوقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ اور اس کو استغفار کرنا چاہئے۔ خدا کی ہستی کا انکار دلیل اور رؤیت کی بنا پر نہیں بلکہ اللہ جل شانہٗ کی ہستی کا انکار کرنا باوجود مشاہدہ کرنے اس کی قدرتوں اور عجائبات مخلوقات اور مصنوعات کے جو زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں بڑی ہی نابینائی ہے۔

نابینائی کی دو قسمیں ہیں ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا۔ مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دُعا مانگتا رہے کہ وہ اُسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔

آخرت پر ایمان: شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اُسے خسر الدنیا والآخرۃ کر دیتا ہے۔ آخرت کے متعلق ہے، کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ ردّ ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

ابرار کا طریق زندگی: جس قدر ابرار، اخیار اور راستباز انسان دُنیا میں ہو گزرے ہیں جو رات کو اُٹھ کر قیام اور سجدہ میں ہی صبح کر دیتے تھے، کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ وہ جسمانی قوتیں بہت رکھتے تھے۔ اور بڑے بڑے قوی ہیکل جوان اور تنومند پہلوان تھے؟ نہیں یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ جسمانی قوت اور توانائی سے وہ کام ہرگز نہیں ہوسکتے، جو رُوحانی قوت اور طاقت کر سکتی ہے بہت سے انسان آپ نے دیکھے ہوں گے جو تین یا چار بار دن میں کھاتے ہیں اور خوب لذیذ اور مقوی اغذیہ پلاؤ وغیرہ کھاتے ہیں، مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ صبح تک خراٹے مارتے رہتے ہیں اور نیند اُن پر غالب رہتی ہے۔ یہاں تک کہ نیند اور سستی سے بالکل مغلوب ہو جاتے ہیں کہ اُن کو عشاء کی نماز بھی دوبھر اور مشکل عظیم معلوم دیتی ہے چہ جائیکہ وہ تہجد گزار ہوں۔

دیکھو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعم پسند اور خورد و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ نہیں یہ بات تو نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی ان کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللّیل اور صائم الدّہر ہوں گے۔ اُن کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں اور اُن کی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی؟ قرآن کریم کی ذیل کی آیہ شریفہ اُن کی طریق زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے۔

وَمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَیۡلِ تُرۡھِبُوۡنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمۡ (انفال:61) اور یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا (آلِ عمران:201)

اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳ تا ۳۵ ایڈیشن ۲۰۰۳)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 38

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور'' قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

قارئین کرام ! گزشتہ قسط میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے بارے میں غیر احمدی مولویوں کے ظالمانہ فتوے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس جگہ بعض ایسے فتوے پیش کئے جارہے ہیں جو نام نہاد اسلامی فرقوں نے ایک دوسرے کے خلاف دیئے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ صرف جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ہی یہ اتحاد دکھاتے ہیں ۔ ورنہ آپس میں ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کا قرآن مجید میں کیا ہی خوب اللہ تعالیٰ نے نقشہ کھینچا ہے جیسا کہ فرمایا:

لَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًی مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُھُمْ بَیْنَھُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُھُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُھُمْ شَتّٰی ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ (سورۃ الحشر:15)

یعنی وہ تم سے اکٹھے لڑائی نہیں کریں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا پھر فصیلوں کے پرلی طرف سے ۔ ان کی لڑائی آپس میں بہت سخت ہے تو انہیں اکٹھا سمجھتا ہے جبکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں ۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو عقل نہیں کرتے۔

یہ آیت کریمہ یہود کے متعلق نازل ہوئی ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کی اکثریت کے متعلق یہ انذاری پیشگوئی فرمائی تھی کہ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس کھلم کھلا آیا تھا تو میری امت میں ہوگا جو شخص اس طرح کرے گا اور بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی ۔ وہ سب کے سب دوزخی ہوں گے مگر ایک گروہ ۔ صحابہ نے کہا وہ کون سا گروہ ہے اے اللہ کے رسول؟ فرمایا جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد 1 صفحہ 57۔58)

بدقسمتی سے مسلمانوں کی ایک بھاری اکثریت اس آیت کریمہ اور حدیث میں بیان فرمودہ انذار کے نیچے آگئی ۔ بظاہر مسلمان نظر آنے والے یہ یہودی صفت علما جماعت احمدیہ کی مخالفت میں تو متحد نظر آتے ہیں لیکن آپس میں ان کی بڑی سخت جنگ ہے، ایک آگ ہے جس میں یہ تمام فرقے جل رہے ہیں ملاحظہ ہوں :

(۱) دیوبندیوں کے متعلق بریلوی اکابر علماء کا یہ فتویٰ ہے کہ:۔

''وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتّٰی کہ حضرت سیّد الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاص ذاتِ باری تعالیٰ شانہٗ کی اہانت وہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد وکافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر میں سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں اور اکفروں کے ارتداد وکفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہیں جیسا مرتد اور کافر ہے۔ اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد وکافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل ہی محترز، مجتنب رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں ۔ نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں ۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط واجتناب رکھیں...... پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشدّ مرتد وکافر ہیں ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔'' (انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناقل)

اس اشتہار میں بہت سے علماء کے نام لکھے ہیں مثلاً سید جماعت علی شاہ، حامد رضا خاں صاحب قادری نوری رضوی بریلوی، محمد کرم دین بھیں، محمد جمیل احمد بدایونی، عمر النعیمی مفتی شرع اور ابو محمد دیدار علی مفتی اکبرآباد وغیرہ......

''یہ فتوے دینے والے صرف ہندوستان ہی کے علماء نہیں ہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان وخیوا وبخارا وایران ومصر وروم وشام اور مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ وغیرہ تمام دیار عرب وکوفہ وبغداد شریف غرض تمام جہان کے علماء اہل سنت نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا ہے۔''

(خاکسار محمد ابراہیم بھاگلپوری باہتمام شیخ شوکت حسین مینجر کے حسن برقی پریس اشتیاق منزل نمبر ۶۳ ہیوٹ روڈ لکھنو میں چھپا۔ سن اشاعت درج نہیں قیام پاکستان سے قبل کا فتویٰ ہے)

فتویٰ مولوی عبدالکریم ناجی داغستانی حرم شریف مکّہ:

''ھم الکفرۃ الفجرۃ قتلھم واجب علی من لہ حد و نصل وافر بل ھو افضل من قتل الف کافر، فھم الملعونون فی سلك الخبثاء منخرطون فلعنۃ اللہ علیھم وعلی اعوانھم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی من خذلھم فی اطوارھم ''یعنی وہ (یعنی وہابی دیوبندی) بدکار کافر ہیں ۔ سلطان اسلام پر کہ سزا دینے کا اختیار اور سنان وپیکان رکھتا ہے ان کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور جو انہیں ان کی بداطواریوں پر مخذول کرے اس پر اللہ کی رحمت اور برکت اسے سمجھ لو۔

(فاضل کامل نیکو خصائل صاحب فیض یزدانی مولوی عبدالکریم ناجی داغستانی حرم شریف مکہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین صفحہ ۱۷۶ تا ۱۷۹ مصنفہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی مطبوعہ اہل سنت والجماعت بریلی ۲۶۔ ۱۳۲۴ھ ۸۔ ۱۹۰۶ء)

(۲) اہل حدیث کے متعلق بریلوی ائمہ کا فتویٰ :

''وہابیہ وغیرہ مقلّدین زمانہ باتفاق علمائے حرمین شریفین کافر مرتد ہیں ۔ ایسے کہ جو ان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پاکر انہیں کافر نہ جانے یا شک ہی کرے خود کافر ہے ان کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام۔ ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں۔ ان کا نکاح کسی مسلمان کافر یا مرتد سے نہیں ہوسکتا۔ ان کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، اٹھنا، بیٹھنا، سلام کلام سب حرام ۔ ان کے مفصّل احکام کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں موجود ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۰۹ مرتبہ الحاج مولانا محمد داؤد راز خطیب جامعہ اہلحدیث شائع کردہ مکتبہ اشاعت دینیات موہن پورہ بمبئی)

(۳) بریلویوں کے متعلق دیوبندی علماء کے شرعی احکام :

''جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بیشک کافر ہے۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت ومودّت سب حرام ہیں۔''

(فتاویٰ رشیدیہ کامل از مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صفحہ ۶۲ ناشر محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۸۴۔ ۱۸۸۳ء)

''یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں ان کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمہ ان کے موجب خروج ایمان وازالہ تصدیق وایقان ہوں گی کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے انك لا تدری ما احدثوا بعدك اور رسول مقبول علیہ السلام دجال بریلوی اور ان کے اتباع کو سحقاً سحقاً فرما کر حوضِ مَورود وشفاعتِ محمود سے کتّوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امّتِ مرحومہ کے اجر وثواب ومنازل ونعیم سے محروم کئے جائیں گے۔'' (رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین۔ المشہور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب۔ صفحہ ۱۱۱ مولفہ مولوی سید حسین احمد صاحب مدنی ناشر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور)

(۴) پرویزیوں اور چکڑالویوں کے متعلق متفقہ طور پر بریلوی اور دیوبندی اور مودودی علماء یہ فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ :

''چکڑالویت حضور سرور کائنات علیہ التسلیمات کے منصب ومقام اور آپؐ کی تشریعی حیثیت کی منکر اور آپؐ کی احادیث مبارکہ کی جانی دشمن ہے۔ رسول کریم کے ان کھلے ہوئے باغیوں نے رسولؐ کے خلاف ایک مضبوط محاذ قائم کر دیا ہے۔ جانتے ہو! باغی کی سزا کیا ہے؟ صرف......''

(ہفتہ وار ''رضوان'' لاہور (چکڑالویت نمبر) اہل سنت والجماعت کا مذہبی ترجمان ۲۱۔ ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء صفحہ ۳ پرنٹر سید محمود احمد رضوی کو آپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس لاہور دفتر رضوان اندرون دہلی دروازہ لاہور)

پھر ولی حسن صاحب ٹونکی پرویزیوں پر صادر ہونے والے شرعی احکامات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :

''غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج۔ نہ اس شخص کے عقد نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہوسکتا ہے۔ نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا۔ اور یہ حکم صرف پرویز ہی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔''

(ولی حسن ٹونکی غفر اللہ مفتی ومدرس عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی محمد یوسف بنوری شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ ٹاؤن کراچی)

پرویزیوں کے متعلق جماعت اسلامی کے آرگن تسنیم کا فتویٰ یہ ہے کہ :

''اگر یہ مشورہ دینے والوں کا مطلب یہ ہے کہ شریعت صرف اتنی ہی ہے جتنی قرآن میں ہے باقی اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ شریعت نہیں ہے تو یہ صریح کفر ہے اور بالکل اسی طرح کا کفر ہے جس طرح کا کفر قادیانیوں کا ہے بلکہ کچھ اس سے بھی سخت اور شدید ہے۔''

(مضمون مولانا امین احسن اصلاحی۔ روزنامہ تسنیم لاہور ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۲)

(۵) شیعوں کے متعلق علماء عامۃ المسلمین ان لرزہ خیز الفاظ میں تنبیہہ کرتے ہیں :

''بالجملہ ان رافضیوں تبرّائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفّار مرتدّین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے ۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنّی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی نکاح ہرگز نہ ہوگا محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی ۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنّی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریبی حتّٰی کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنّی تو سنّی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی۔ یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت، عالم، جاہل، کسی سے میل جول، سلام کلام سخت کبیرہ اشد حرام جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام آئمّہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے ۔ مسلمان پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچّے پکّے سنّی بنیں۔''

(فتویٰ مولانا شاہ مصطفی رضا خاں ۔ بحوالہ رسالہ ردالرفضہ ۔ صفحہ ۲۳۔ شائع کردہ نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور پاکستان۔ مطبوعہ گلزار عالم پریس بیرون بھاٹی گیٹ لاہور ۱۳۲۰ھ)

''آج کل کے روافض تو عموماً ضروریات دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں ان کے مرد یا عورت کا کسی سے نکاح ہوسکتا ہی

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے والے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ بعض واقعات کا نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تذکرہ اور اس کی روشنی میں احباب کو اہم نصائح

الجزائر سے تعلق رکھنے والے احمدی مکرم سمیر بخوطہ صاحب آف جرمنی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (ربوہ) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 فروری 2015ء بمطابق 27 تبلیغ 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت میر حسام الدین صاحب جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑا تعلق تھا، آپ ان کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے میر حامد شاہ صاحب کے بیٹے کے نکاح کے موقع پر یہ بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ: میر حامد شاہ صاحب جماعت میں خصوصیت رکھنے کے علاوہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔) ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وقت سے واقفیت تھی جبکہ آپ اپنے والد کے بار بار کے تقاضے سے تنگ آ کر ملازمت کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے۔ میر حسام الدین صاحب سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لے گئے تو آپ سے تعلق پیدا ہوا۔ فرماتے ہیں کہ وہاں کچہری کی چھوٹی سی ملازمت پر کئی سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام رہے۔ انہی ایام میں حکیم حسام الدین صاحب سے تعلقات ہوئے اور آخر وقت تک تعلقات قائم رہے۔ یہ تعلقات صرف انہی کے ساتھ نہ رہے بلکہ ان کے خاندان کے ساتھ بھی رہے۔ (ان کے بعد میر حامد شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلے میں خاص لوگوں میں شمار ہوتے رہے۔) ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں حضرت میر حامد شاہ صاحب کے بارے میں ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ شاہ صاحب ایک درویش مزاج آدمی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ بہرحال حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ "تاہم حکیم حسام الدین صاحب کے ساتھ جو ابتدا کے تعلقات تھے۔ اس مثال سے ان کی خصوصیت نظر آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ کے بعد سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ حکیم حسام الدین صاحب کو آپ کے تشریف لانے کی بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے ایک مکان میں آپ کے ٹھہرانے کا انتظام کیا۔ لیکن جس مکان میں آپ کو ٹھہرایا گیا اس کے متعلق جب معلوم ہوا کہ اس کی چھت پر منڈیر کافی نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیالکوٹ سے واپسی کا ارادہ فرمالیا۔

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 327-326)

(منڈیر کے بارے میں بھی یہ یاد رکھنا چاہئے۔ حدیث میں بھی آیا ہے کہ ایسی چھتیں جن کی منڈیر نہ ہو ان چھتوں کے اوپر سونا نہیں چاہئے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی النوم علیٰ سطح غیر محجر حدیث نمبر 5041)

اور اس زمانے میں گرمیوں میں لوگ چھتوں پر سویا کرتے تھے کیونکہ پنکھے وغیرہ کا تو انتظام نہیں ہوتا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دیکھا کہ چھت کی منڈیر نہیں ہے تو آپ نے فرمایا یہ گھر تو صحیح نہیں ہے۔ آپ نے واپسی کا ارادہ فرمالیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) "اور اس وقت میرے ذریعے سے ہی باہر مردوں کو لکھ دیا کہ کل ہم واپس قادیان چلے جائیں گے۔ نیز یہ بھی بتلا دیا کہ یہ مکان ٹھیک نہیں کیونکہ اس کی چھت پر منڈیر نہیں۔ اس خبر کے سننے پر احباب جن میں مولوی عبدالکریم صاحب وغیرہ تھے راضی بقضاء معلوم دیتے تھے لیکن جونہی حکیم حسام الدین صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کس طرح واپس جاتے ہیں۔ چلے تو جائیں اور فوراً زنانہ دروازے پر حاضر ہوئے اور اطلاع کرائی کہ حکیم حسام الدین حضرت صاحب سے ملنے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوراً باہر تشریف لے آئے۔ حکیم صاحب نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اس لئے واپس تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ یہ مکان مناسب نہیں۔ (مکان کے متعلق انہوں نے عرض کیا کہ) مکان کے متعلق تو یہ ہے کہ تمام شہر میں سے جو مکان بھی پسند ہو اسی کا انتظام ہو سکتا ہے۔ رہا واپس جانا تو کیا آپ اس لئے یہاں آئے تھے کہ فوراً واپس چلے جائیں اور لوگوں میں میری ناک کٹ جائے۔ اس بات کو ایسے لب و لہجے میں انہوں نے کہا اور اس زور کے ساتھ کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالکل خاموش ہو گئے اور آخر میں کہا اچھا ہم نہیں جاتے۔" (ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 327-326۔ خطبہ نکاح بیان فرمودہ 19 اکتوبر 1933ء)

ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کا بہت مداح ہوں لیکن ایک بہت بڑی غلطی آپ سے ہوئی ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہنے لگا کہ) آپ جانتے ہیں کہ علماء کسی کی بات نہیں مانا کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر مان لی تو ہمارے لئے موجب ہتک ہوگی۔ لوگ کہیں گے یہ بات فلاں کو سوجھی اور انہیں نہ سوجھی۔ اس لئے ان سے منوانے کا یہ طریق ہے کہ ان کے منہ سے ہی بات نکلوائی جائے۔ (یعنی علماء بات نہیں مانتے۔ علماء سے یا مولویوں سے بات منوانے کا طریقہ یہ ہے کہ انہی کے منہ سے بات نکلوائی جائے اور جو طریقہ اُس شخص نے پیش کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے آیا تھا یہ تھا کہ) جب آپ کو وفات مسیح کا مسئلہ معلوم ہوا تھا تو آپ کو چاہئے تھا کہ چیدہ چیدہ علماء کی دعوت کرتے اور ایک میٹنگ کر کے یہ بات ان کے سامنے پیش کرتے کہ عیسائیوں کو حیات مسیح کے عقیدے سے بہت مدد ملتی ہے اور وہ اعتراض کر کے اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تمہارا نبی فوت ہو گیا اور ہمارے مذہب کا بانی آسمان پر ہے۔ اس لئے وہ افضل بلکہ خود خدا ہے۔ اس کا کیا جواب دیا جائے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام علماء کو اکٹھا کر کے یہ پوچھیں کہ یہ بات ہے بتاؤ اس کا کیا جواب دیا جائے۔ تو وہ شخص کہنے لگا کہ) اُس وقت علماء یہی کہتے کہ آپ ہی فرمائیے اس کا کیا جواب ہے۔ آپ کہتے کہ رائے تو دراصل آپ لوگوں کی ہی صائب ہو سکتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ تجویز پیش کر رہا ہے کہ آپ یہ کہتے کہ) فلاں آیت سے حضرت مسیح کی وفات ثابت ہو سکتی ہے۔ علماء فوراً کہہ دیتے کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ بسم اللہ کر کے اعلان کیجئے۔ ہم تائید کے لئے تیار ہیں۔ پھر اسی طرح یہ مسئلہ پیش ہو جاتا کہ حدیثوں میں مسیح کی دوبارہ آمد کا ذکر ہے مگر جب مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے تو اس کا کیا مطلب سمجھا جائے گا۔ اس پر کوئی عالم آپ کے متعلق کہہ دیتا (کہ) آپ ہی مسیح ہیں اور تمام علماء نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دینی تھی۔ یہ تجویز سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میرا دعویٰ انسانی چال سے ہوتا تو بیشک ایسا ہی کرتا مگر یہ خدا کے حکم سے تھا۔ خدا نے جس طرح سمجھایا اسی طرح میں نے کیا۔ تو (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) چالیں اور فریب انسانی چالوں کے مقابل پر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی جماعتیں ان سے ہرگز نہیں ڈر سکتیں۔ یہ ہمارا کام نہیں خود خدا تعالیٰ کا کام ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 197-196۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 15 نومبر 1929ء)

اور آجکل بھی اسی طرح بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یوں نہ کیا جائے، یوں دعویٰ کیا جائے، نبی نہ مانا جائے صرف مجدد کہا جائے تو مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ خود میرے سے بھی یہاں ایک شخص مسلمان رسالے کے انٹرویو لینے آئے تھے۔ کہتے ہیں اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہ مانیں تو کیا فرق پڑتا ہے؟ پھر علماء آپ کے خلاف نہیں رہیں گے۔ تو اس کو میں نے بڑا سمجھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ جواب دیا کہ جو اللہ نے کہا ہے وہ مانا جائے یا تمہارے علماء کی بات مانی جائے لیکن بہرحال ان کو سمجھ نہیں آتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 211۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے 1903ء میں جب ایک شخص عبدالغفور نے جو اسلام سے مرتد ہو کر آریہ ہو گیا تھا اور اس نے اپنا نام دھرمپال رکھ لیا تھا۔ ''ترک اسلام'' نام کی کتاب لکھی تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب لکھا جو ''نورالدین'' کے نام سے شائع ہوا۔ یہ کتاب روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی جاتی تھی۔ جب دھرم پال کا یہ اعتراض آیا کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوئی تھی تو دوسروں کے لئے کیوں نہیں ہوتی اور اس پر حضرت خلیفہ اول کا یہ جواب سنایا گیا کہ اس جگہ نار سے ظاہری آگ مراد نہیں بلکہ مخالفت کی آگ مراد ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس تاویل کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے بھی خدا تعالیٰ نے ابراہیم کہا ہے۔ اگر لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کس طرح ٹھنڈی ہوئی تو وہ مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ آیا میں اس آگ میں سے سلامتی کے ساتھ نکل آتا ہوں یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کی وجہ سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب ''نورالدین'' میں یہی جواب لکھا اور تحریر فرمایا کہ ''تم ہمارے امام کو آگ میں ڈال کر دیکھ لو۔ یقیناً خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق اسے اس آگ سے اسی طرح محفوظ رکھے گا جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محفوظ رکھا تھا''۔ (نورالدین صفحہ 146) (تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 614)

ایک موقعہ پر آپ نے اس کی مزید تفصیل بھی بیان کی نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے معجزات کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس کتاب کا ذکر ہو چکا ہے جب ''حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ یہ کتاب نورالدین لکھ رہے تھے تو اس میں آپ نے لکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد لڑائی کی آگ ہے۔ آپ نے خیال کیا کہ آگ میں پڑ کر زندہ بچنا تو مشکل ہے اس لئے آگ سے مراد لڑائی کی آگ لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان دنوں بسراواں کی طرف سیر کے لئے جایا کرتے تھے۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) مجھے یاد ہے (کہ) مَیں بھی ساتھ تھا۔ کسی نے چلتے ہوئے کہا کہ حضور بڑے مولوی صاحب نے بڑا لطیف نکتہ بیان کیا ہے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جو لوگ عام طور پر عقلی باتوں کی طرف زیادہ راغب ہوں وہ ایسی باتوں کو، اس طرح کی تاویلیں اور نکتے بہت پسند کرتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قریباً ساری سیر میں اس بات کا ردّ کرتے رہے اور فرمایا کہ ہمیں الہام ہوا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا سلوک کیا تو کیا بعید ہے (کہ آگ میں ڈالا ہو)۔ کیا طاعون آگ سے کم ہے اور دیکھ لو کیا یہ کم معجزہ ہے کہ چاروں طرف طاعون آئی مگر ہمارے مکان کو اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ رکھا۔ پس اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچا لیا ہو تو کیا بعید ہے۔ ہماری طرف سے مولوی صاحب کو کہہ دو کہ یہ مضمون کاٹ دیں۔ چنانچہ جیسا پہلے ذکر ہو چکا ہے انہوں نے کاٹ دیا اور پھر نئے فقرات لکھے''۔

(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) ''معجزات کے بارے میں انبیاء ہی کی رائے صحیح سمجھی جا سکتی ہے کیونکہ وہ اُن کی دیکھی ہوئی باتیں ہوتی ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ آدھ آدھ گھنٹہ باتیں کرتا ہے، سوال کرتا اور جواب پاتا ہے اس کی باتوں تک تو خواص بھی نہیں پہنچ سکتے کجا یہ کہ عوام الناس جنہوں نے کبھی خواب ہی نہیں دیکھا اور اگر دیکھا ہو تو ایک دو سے زیادہ نہیں اور پھر اگر زیادہ بھی دیکھیں تو دل میں تردّد رہتا ہے کہ شاید یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یا نفس کا ہی خیال ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) مگر جو یہ کہتے ہیں کہ اِدھر ہم نے سونے کے لئے تکیے پر سر رکھا اُدھر یہ آواز آنی شروع ہوئی کہ دن میں تمہیں بہت گالیاں لوگوں نے دی ہیں۔ یعنی سارا دن تمہیں بہت گالیاں ملی ہیں مگر فکر نہ کرو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تکیے پر سر رکھنے سے لے کر اٹھنے تک اللہ تعالیٰ اسی طرح تسلّی دیتا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعض دفعہ ساری ساری رات یہی الہام ہوتا رہتا ہے کہ اِنِّیۡ مَعَ الرَّسُوۡلِ اَقُوۡمُ۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) دوسرے لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے بزرگ اور نیک لوگ ایک حد تک سمجھ سکتے ہیں مگر اس حد تک نہیں جس حد تک نبی سمجھ سکتا ہے۔ نبی نبی ہی ہے۔ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا کلام ایسے رنگ میں ہوتا ہے جس کی مثال دوسری جگہ نہیں مل سکتی''۔

(حضرت مصلح موعود اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ) میرے اپنے الہام اور خواب اس وقت تک ہزار کی تعداد میں پہنچ چکے ہوں گے مگر اس شخص کی (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی) ایک رات کے الہامات کے برابر بھی یہ نہیں ہو سکتے جسے شام سے لے کر صبح تک اِنِّیۡ مَعَ الرَّسُوۡلِ اَقُوۡمُ کا الہام ہوتا رہا ہے''۔

(پھر آپ نے فرمایا) ''پھر ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے بزرگوں کی عزت کریں لیکن جب ہم ان کو انبیاء کے مقابلے پر کھڑا کرتے ہیں تو گویا خواہ مخواہ ان کی ہتک کراتے ہیں۔ ہر شخص کا اپنا اپنا مذاق ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں عام طور پر یہ چرچا رہتا تھا کہ آپ کو زیادہ پیارا کون ہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ بڑے مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض چھوٹے مولوی صاحب یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا نام لیتے تھے۔ ہم اس پارٹی میں تھے جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو زیادہ محبوب سمجھتی تھی۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ دوپہر کے قریب کا وقت تھا۔ کیا موقع تھا؟ یہ یاد نہیں۔ (آپ فرماتے ہیں) پہلے بھی کبھی شاید یہ واقعہ بیان کر چکا ہوں اور ممکن ہے اس وقت موقع بیان کیا ہو مگر اس وقت یاد نہیں ہے۔ (فرماتے ہیں کہ) مَیں گھر میں آیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے یا حضرت اماں جان جو شاید وہیں تھیں ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر جو احسانات ہیں ان میں سے ایک حکیم صاحب کا وجود ہے۔ آپ بالعموم حضرت خلیفہ اول کو حکیم صاحب کہا کرتے تھے کبھی بڑے مولوی صاحب اور کبھی مولوی نورالدین صاحب بھی کہا کرتے تھے۔ آپ اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور (حضرت خلیفہ اوّل کے بارے میں) فرمایا کہ ان کی ذات بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان ہے۔ اور یہ ہمارا ناشکرا پن ہو گا اگر اس کو تسلیم نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایک ایسا عالم دیا ہے جو سارا دن درس دیتا ہے۔ پھر طبّ بھی کرتا ہے اور جس کے ذریعہ ہزاروں جانیں بچ جاتی ہیں۔ یہ تو پہلے بات ہوئی جو حضرت مصلح موعود کے سامنے ہوئی۔ پھر آگے ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ اسی طرح میرے ساتھ چلتے ہیں جس طرح انسان کی نبض چلتی ہے۔ پس ایسے شخص کا کوئی حوالہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے میں پیش کیا جائے۔ (اس موقع پر یہ بات آپ نے کہی جب یہ مقابلہ ہو رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے اور حضرت خلیفہ اول نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں باوجود ان ساری تعریفوں کے اگر ایسے شخص کا کوئی حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے میں پیش کیا جائے۔ پھر اپنا ذکر فرمایا کہ) یا مثلاً اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے پر میرا نام دے دیا جائے تو اس کے معنی سوائے اس کے کیا ہیں کہ ہم کو گالیاں دلوائی جائیں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نظر میں حضرت خلیفہ اول کا ایک اعلیٰ مقام ہونے کے باوجود، ان کے الفاظ ان کے بارے میں جو بیان ہوئے اس کے باوجود اگر مقابلہ پہ حوالہ پیش کیا جائے تو آپ نے فرمایا یہ ایسا ہی ہے جیسے گالیاں دلوائی جائیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ) خلفاء کی عزت اسی میں ہوتی ہے کہ متبوع کی پیروی کریں۔ (یعنی جس کی اتباع کی ہے، جس کی بیعت کی ہے اس کی پیروی کریں۔ خلفاء کی عزت اسی طرح قائم رہتی ہے۔) اور اگر عدم علم کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے (یعنی خلفاء سے بھی اگر عدم علم کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے) تو جسے اس کا علم ہو اسے چاہئے کہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے شاید آپ کو اس کا علم نہ ہو''۔

(پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) نقد کا علم ہمیں اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے بہت زیادہ دیا ہے۔ (یعنی کسی بات کو سمجھنے کا، اس کی گہرائی میں جانے کا، اس کو پرکھنے کا، اچھی طرح چھان پھٹک کرنے کا علم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کا جو علم ہے۔ فرماتے ہیں۔ وہ خلفاء کو، ہمیں اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے بہت زیادہ دیا ہے) اور مامورین کی باتوں کو سمجھنے کی دوسروں سے زیادہ اہلیت رکھتے ہیں۔ پھر اس بات پر غور کر کے ہم دیکھیں گے کہ کیا اس کے معنی وہی ہیں جو لوگ لیتے ہیں اور یقیناً نقد کے بعد ہم اس کو حل کر لیں گے (یعنی اس کو پرکھنے کے بعد ہم حل کر لیں گے) اور وہ حل ننانوے فیصدی صحیح ہو گا۔ لیکن اس کو حل کرنے کے یہ معنی نہیں ہوں گے کہ ہم آپ کے مقابل پر ہوں گے اور آپ کے ارشادات کے مقابلے میں نام لے کر ہماری بات پیش کی جائے۔ کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حوالہ پیش کرے اور آگے سے دوسرا میرا نام لے دے تو اس کے معنے سوائے اس کے کیا ہیں کہ ہتک کرائی جائے۔

پس خواہ حضرت خلیفہ اول ہوں یا مَیں ہوں یا کوئی بعد میں آنے والا خلیفہ، جب یہ بات پیش کر دی جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے تو آگے سے یہ کہنا کہ فلاں خلیفہ نے یوں کہا ہے غلطی ہے۔ جو اگر عدم علم کی وجہ سے ہے تو سند نہیں ہو سکتی۔ (اگر علم نہیں ہے تو اس کی کوئی سند نہیں۔) اور اگر علم کی وجہ سے ہے تو گویا خلیفہ کو اس کے متبوع کے مقابل پر کھڑا کرنا ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ اگر متبوع کے کسی حوالے کی تشریح خلیفہ نے کی ہے تو یہ کہا جائے کہ آپ اس کے معنی یہ کرتے ہیں لیکن فلاں خلیفہ نے اس کے معنی یہ کئے ہیں۔ اس طرح خلیفہ نبی کے مقابل پر کھڑا نہیں ہوتا بلکہ اس شخص کے مقابلے پر کھڑا ہوتا ہے جو نبی کے کلام کی تشریح کر رہا ہے۔ (حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ) یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ خلفاء کو سب باتیں

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

معلوم ہوں۔ کیا حضرت ابوبکر اور عمر کو ساری احادیث یاد تھیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو ہم کو یاد نہیں اور دوسرے آ کر بتاتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں جن کے پاس یہ باتیں ہیں وہ اگر سنائیں تو بڑا احسان ہے۔ (فرمایا کہ) یہ ضروری نہیں کہ خلیفہ سب باتوں سے واقف ہو۔ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول (اس زمانے میں صحابہ موجود تھے، انہوں نے حضرت خلیفہ اول کو دیکھا ہوا تھا اس لئے آپ ان کو فرما رہے ہیں کہ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ خلیفہ اول) کتابیں بہت کم پڑھا کرتے تھے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو تازہ تازہ کتابیں شائع ہوتی تھیں ان میں سے بہت کم پڑھتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ) میرے سامنے یہ واقعہ ہوا کہ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ آپ مولوی صاحب کو (یہ کتابیں) پروف پڑھنے کے لئے کیوں بھیجتے ہیں۔ وہ تو اس کے ماہر نہیں ہیں اور ان کو پروف دیکھنے کی کوئی مشق نہیں (ہے)۔ بعض لوگ اس کے ماہر ہوتے ہیں اور بعض نہیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میں خطبہ دیکھتا ہوں مگر اس میں پھر بھی بیسیوں غلطیاں چھپ جاتی ہیں (اور ایک مثال آپ نے دی کہ) آج ہی خطبہ چھپا ہے اس میں ایک سخت غلطی ہو گئی۔ میں نے اصلاح تو کی تھی لیکن اصلاح کرتے وقت پہلے فقرے کا جو مفہوم میرے ذہن میں تھا وہ دراصل نہ تھا (اور اس کی وجہ سے غلطی ہو گئی۔ کہنا تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آ سکتا بلکہ غیر شرعی نبی آ سکتا ہے۔ اور میں نے اس کے بعد کے فقرے کو جس میں کچھ غلطی رہ گئی تھی یوں درست کر دیا کہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بعد کی نبوت بنا دے۔ مگر چھپنے کے بعد (فرماتے ہیں) جب میں نے پڑھا تو پہلا فقرہ بالکل اس کے الٹ تھا جو میں نے سمجھا تھا اور الفضل میں یہ فقرہ پڑھ کر میں بڑا حیران ہو گیا۔ (تو اصل میں لکھنا یہ چاہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آ سکتا بلکہ غیر شرعی نبی آ سکتا ہے جو اسی نبوت کو آگے جاری رکھ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نبوت کو قائم کرتا ہے۔ تو بہرحال جو فقرہ لکھا گیا اس سے الٹ یہ پڑھا گیا جس طرح کہ کوئی شرعی نبی کے رستے مسدود نہیں ہیں۔ بہرحال آپ نے اس کی تفسیر فرمائی۔ پھر آپ فرماتے ہیں) تو بعض لوگ پروف دیکھنے کے ماہر ہوتے ہیں اور بعض نہیں ہوتے...... تو کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ مولوی صاحب تو اس کے ماہر نہیں ہیں آپ ان کو پروف کیوں دکھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب کو فرصت کم ہوتی ہے اور وہ بیمار وغیرہ دیکھتے رہتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ پروف ہی پڑھ لیا کریں تا ہمارے خیالات سے واقفیت رہے۔ (اور پھر باوجود اس کے کہ حضرت خلیفہ اول کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہ اندھا اعتقاد تھا۔ لیکن بعض دفعہ عدم علم ہوتا ہے اس لئے الٹ بات ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اس لئے میں پروف پڑھنے کے لئے بھیجتا ہوں کہ کتابیں پڑھنے کی ان کو فرصت نہیں ہوتی تو پروف پڑھنے سے ہمارے خیالات سے ان کو واقفیت ہو جائے۔ اور پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) پڑھنے کے باوجود یہ ضروری نہیں کہ ہر بات یاد بھی ہو۔ مثلاً حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کے متعلق حوالے میں نہیں نکال سکا اور مولوی محمد اسماعیل صاحب کو کہلا بھیجا کہ نکال دیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میرا حافظہ اس قسم کا ہے کہ قرآن کریم کی وہ سورتیں بھی جو روز پڑھتا ہوں ان میں سے کسی کی آیت نہیں نکال سکتا لیکن دلیل کے ساتھ جس کا تعلق ہو وہ خواہ کتنا عرصہ گزر جائے مجھے یاد رہتی ہے۔ جن باتوں کا یاد رکھنا میرے کام سے تعلق نہ رکھتا ہو وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ حوالے میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں سے نکلوا لوں گا اس لئے یاد نہیں رکھ سکتا''۔

(ماخوذ از الفضل 10 ستمبر 1938ء صفحہ 6، 7 جلد 26 نمبر 209)

تو اس سے ایک بات تو یہ واضح ہو گئی کہ خلفاء اگر کوئی ایسی تشریح کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تشریح سے الٹ ہے تو اس کے بارے میں اطلاع کر دینی چاہئے اور اگر خلیفہ وقت سمجھے کہ یہ جو تشریح کی گئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے اس کی یہ تشریح ہو سکتی تھی تو پھر وہی تسلیم ہو گی اور اگر نہیں تو پھر وہ اپنی بات کو درست کرے گا۔ لیکن بہرحال یہ سمجھنا کہ اس نے یہ کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا۔ آپس میں تضاد کیوں ہے؟ یہ باتیں غلط ہیں۔ تضاد کوئی نہیں ہوتا، ہاں بعض دفعہ عدم علم ضرور ہوتا ہے۔

پھر ایک چاند اور سورج گرہن کے واقعہ کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کا یہ بڑا مشہور واقعہ ہے کہ ایک مخالف مولوی جو غالباً گجرات کا رہنے والا تھا ہمیشہ لوگوں سے کہتا رہتا تھا کہ مرزا صاحب کے دعوے سے بالکل دھوکہ نہ کھانا۔ حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ مہدی کی علامت یہ ہے کہ اس کے زمانے میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے میں گرہن لگے گا۔ جب تک یہ پیشگوئی پوری نہ ہو اور سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے میں گرہن نہ لگے ان کے دعوے کو ہرگز سچا نہیں سمجھا جا سکتا۔ اتفاق کی بات کہ وہ (مولوی) ابھی زندہ ہی تھا کہ سورج اور چاند کے گرہن کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ (گرہن لگ گیا تو) اس (مولوی) کے ہمسائے میں ایک احمدی رہتا تھا اس نے سنایا کہ جب سورج کو گرہن لگا تو اس مولوی نے گھبراہٹ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ وہ ٹہلتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا ''ہُن لوگ گمراہ ہون گے''۔ ''ہُن لوگ گمراہ ہون گے''، یعنی اب لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ اس نے یہ نہ سمجھا کہ جب پیشگوئی پوری ہو گئی ہے تو لوگ حضرت مرزا صاحب کو مان کر ہدایت پائیں گے۔ گمراہ نہیں ہوں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عیسائی بھی ایک طرف تو یہ مانتے تھے کہ وہ تمام علامتیں پوری ہو گئی ہیں جو پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں مگر دوسری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سن کر وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اس وقت اتفاقی طور پر ایک جھوٹے نے دعویٰ کر دیا۔ جیسے مسلمان کہتے ہیں علامتیں تو پوری ہو گئیں مگر اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس وقت ایک جھوٹے نے دعویٰ کر دیا ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ ایسا اتفاق ایک جھوٹے کو ہی نصیب ہوتا ہے (اور) سچے کو نصیب نہیں ہوتا''۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 56) جھوٹے کے حق میں تو تائیدات ظاہر ہوتی ہیں اور سچوں کے حق میں آجکل کچھ نہیں ہو رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عفو اور درگزر کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ جس جس رنگ میں دشمنوں نے آپ کا مقابلہ کیا دوست جانتے ہیں۔ دشمنوں نے کمہاروں کو آپ کے برتن بنانے سے، سقوں کو پانی دینے سے بند کر دیا۔ لیکن پھر جب کبھی وہ معافی کے لئے آئے تو حضرت صاحب معاف ہی فرما دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے کچھ مخالف پکڑے گئے تو مجسٹریٹ نے کہا کہ میں اس شرط پر مقدمہ چلاؤں گا کہ مرزا صاحب کی طرف سے سفارش نہ آئے کیونکہ اگر انہوں نے بعد میں معاف کر دیا تو پھر مجھے خواہ مخواہ ان کو گرفتار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر دوسرے دوستوں نے کہا کہ نہیں اب انہیں سزا ضرور ملنی چاہئے۔ جب مجرموں نے سمجھ لیا کہ اب سزا ضرور ملے گی تو انہوں نے حضرت صاحب کے پاس آ کر معافی چاہی تو حضرت صاحب نے کام کرنے والوں کو بلا کر فرمایا کہ ان کو معاف کر دو۔ انہوں نے کہا ہم تو اب وعدہ کر چکے ہیں کہ ہم کسی قسم کی سفارش نہیں کریں گے۔ حضرت اقدس فرمانے لگے کہ وہ جو معافی کے لئے کہتے ہیں تو ہم کیا کریں۔ مجسٹریٹ نے کہا دیکھا وہی بات ہوئی جو میں پہلے کہتا تھا۔ مرزا صاحب نے معاف کر ہی دیا''۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 10 صفحہ 277۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 1926ء)

یہ جو واقعات ہیں، ہمیں ان سے صرف محظوظ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے اوپر لاگو بھی کرنے چاہئیں۔ معافی اور درگزر کی طرف کافی توجہ کی ضرورت ہے۔

پھر ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''میں ان لوگوں میں سے ہوں جو نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا کرتے ہیں۔ مَیں نے اپنے کانوں سے مخالفین کی گالیاں سنیں اور اپنے سامنے بٹھا کر سنیں مگر باوجود اس کے تہذیب اور متانت کے ساتھ ایسے لوگوں سے باتیں کرتا رہا۔ (فرماتے ہیں کہ) میں نے پتھر بھی کھائے۔ اس وقت بھی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر امرتسر میں پتھر پھینکے گئے۔ اس وقت میں بچہ تھا مگر اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مجھے حصہ دے دیا۔ لوگ بڑی کثرت سے اس گاڑی پر پتھر مار رہے تھے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے تھے۔ میری اس وقت چودہ پندرہ سال کی عمر ہو گی۔ گاڑی کی ایک کھڑکی کھلی تھی۔ میں نے وہ کھڑکی بند کرنے کی کوشش کی لیکن لوگ اس زور سے پتھر مار رہے تھے کہ کھڑکی میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور پتھر میرے ہاتھ پر لگے۔ پھر جب سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پتھر پھینکے گئے اس وقت بھی مجھے لگے۔ پھر جب تھوڑا عرصہ ہوا میں سیالکوٹ گیا تو باوجود اس کے کہ جماعت کے لوگوں نے میرے اردگرد حلقہ بنا لیا تھا مجھے چار پتھر لگے''۔ (حالات حاضرہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو اہم ہدایات، انوار العلوم جلد 13 صفحہ 508)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو تحریک کی کہ ایسے جلسے منعقد کئے جائیں جن میں ہر شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ آپ نے یہ نہیں کہا کہ چونکہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں اس لئے باقی سب لوگ اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ بند کر دیں...... آپ نے ایسا نہیں کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ باقی لوگوں کو بھی تبلیغ کا ویسا ہی حق ہے جیسا مجھے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بات پیش کرو، میں اپنی بات پیش کرتا ہوں اور جب تک یہ طریق نہ پیش کیا جائے امن کبھی نہیں ہو سکتا اور حق نہیں پھیل سکتا۔ دنیا میں کون ہے جو اپنے آپ کو حق پر نہیں سمجھتا لیکن جب خیالات میں اختلاف ہو تو ضروری ہے کہ اسے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے''۔

(خطبات محمود جلد 12 صفحہ 418۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 1930ء)

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 ، 2248-5222
رہائش: 2237-8468 ، 2237-0471

یہی بات اگر حکومت پاکستان سمجھ لے یا عرب دنیا میں لوگ سمجھ لیں تو پھر تبلیغ کے بڑے رستے وسیع ہو جائیں اور ان کو خود پتا لگ جائے کہ کون حق پر ہے اور کون غلط۔

پھر ملکہ کو تبلیغ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ’’پہلے زمانوں میں کیا مجال تھی کہ کوئی بادشاہ کو تبلیغ کر سکے۔ یہ بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی سمجھی جاتی تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کو ایک خط لکھا جس میں اسے اسلام کی طرف بلایا اور کہا کہ اگر اسے قبول کر لو گی تو آپ کا بھلا ہوگا۔ یہ سن کر بجائے اس کے کہ ان کی طرف سے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار کیا جاتا اس چٹھی کے متعلق اس طرح شکریہ ادا کیا گیا کہ ہم کو آپ کی چٹھی مل گئی ہے جسے پڑھ کر خوشی ہوئی۔‘‘ (الفضل 19 اگست 1916ء صفحہ 7 جلد 4 نمبر 13) تو آج جو ایجنٹ ہونے کا الزام لگاتے ہیں وہ تو آج بھی کبھی ان لیڈروں کو اسلام کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔

ایک ترک سفیر ایک دفعہ قادیان آیا۔ اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’آج سے کئی سال پہلے جب بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے ایک ترکی سفیر یہاں آیا۔ ترکی حکومت کو مضبوط بنانے کے لئے اس نے مسلمانوں سے بہت سا چندہ لیا اور جب اس نے جماعت احمدیہ کا ذکر سنا تو قادیان بھی آیا۔ حسین کامی اس کا نام تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کی گفتگو ہوئی۔ اس کا خیال تھا کہ مجھے یہاں سے زیادہ مدد ملے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا وہ احترام کیا جو ایک مہمان کا کرنا چاہئے۔ پھر مذہبی گفتگو بھی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے کچھ نصائح کیں کہ دیانت و امانت پر قائم رہنا چاہئے۔ لوگوں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔ (یہی آجکل مسلمان لیڈروں کے لئے مسلمان ملکوں میں ضروری ہے) اور فرمایا کہ رومی سلطنت ایسے ہی لوگوں کی شامت اعمال سے خطرے میں ہے کیونکہ وہ لوگ جو سلطنت کی اہم خدمات پر مامور ہیں اپنی خدمات کو دیانت سے ادا نہیں کرتے اور سلطنت کے سچے خیر خواہ نہیں بلکہ اپنی طرح طرح کی خیانتوں سے اسلامی سلطنت کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سلطان روم (جو ترکی کا بادشاہ تھا یا اس وقت خلافت کہلاتی تھی) کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازے میں ایسے دھاگے ہیں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری کی سرشت ظاہر کرنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ نصیحتیں کیں تو اس سفیر کو بہت بُری لگیں کیونکہ وہ اس خیال کے ماتحت آیا تھا کہ میں سفیر ہوں اور یہ لوگ میرے ہاتھ چُومیں گے اور میری کسی بات کا انکار نہیں کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس سے یہ کڑوی کڑوی باتیں کیں کہ تم حکومت سے بڑی بڑی تنخواہیں وصول کر کے اس کی غداری کرتے ہو۔ تمہیں تقویٰ وطہارت سے کام لے کر اسلامی حکومت کو مضبوط کرنا چاہئے تو وہ یہاں سے بڑے غصے میں گیا اور اس نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ اسلامی حکومت کی ہتک کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ترکی حکومت میں بعض کچے دھاگے ہیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مسلمان عام طور پر دین سے محبت رکھتے ہیں مگر افسوس کہ مولوی انہیں کسی بات پر صحیح طرح غور کرنے نہیں دیتے۔ یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عوام الناس اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھتے اور سچائی سے پیار کرتے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ مولوی انہیں کسی بات پر غور کرنے نہیں دیتے اور جھٹ اشتعال دلا دیتے ہیں۔ اس موقع پر بھی مولویوں نے عام شور مچا دیا کہ ترکی کی حکومت جو محافظ حرمین شریفین ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی ہتک کی ہے۔ جب یہ شور بلند ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں لکھا کہ تم یہ کہتے ہو کہ ترکی کی حکومت مکّہ اور مدینہ کی حفاظت کرتی ہے۔ مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ ترکی کی حکومت چیز ہی کیا ہے کہ وہ مکّہ اور مدینہ کی حفاظت کرے۔ مکّہ اور مدینہ تو خود ترکی کی حکومت کی حفاظت کر رہے ہیں۔

(یہ بیان کر کے پھر آپ نے فرمایا کہ) جس شخص کے دل میں مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے متعلق اتنی غیرت ہو اس کے ماننے والوں کے متعلق کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بج جائے تو وہ خوش ہوں۔ ہم تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ تسلیم کیا جائے کہ حقیقی طور پر مکہ اور مدینہ کی کوئی حکومت حفاظت کر رہی ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ عرش سے خدا مکّہ اور مدینہ کی حفاظت کر رہا ہے۔ کوئی انسان ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں ظاہری طور پر ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی دشمن ان مقدس مقامات پر حملہ کرے تو اس وقت انسانی ہاتھ کو بھی حفاظت کے لئے بڑھایا جائے لیکن اگر خدانخواستہ کبھی ایسا موقع آئے تو اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حفاظت کے متعلق جو ذمہ داری خدا تعالیٰ نے انسانوں پر عائد کی ہے اس کے ماتحت جماعت احمدیہ کس طرح سب لوگوں سے زیادہ قربانی کرتی ہے۔ ہم ان مقامات کو مقدس ترین مقامات سمجھتے ہیں۔ ہم ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے جلال کے ظہور کی جگہ سمجھتے ہیں اور ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو ان کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادت دارین سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص ترچھی نگاہ سے مکّہ کی طرف ایک دفعہ بھی دیکھے گا خدا اس شخص کو اندھا کر دے گا اور اگر خدا تعالیٰ نے کبھی یہ کام انسانوں سے لیا تو جو ہاتھ اس بدبیں آنکھ پھوڑنے کے لئے آگے بڑھیں گے ان میں ہمارا ہاتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب سے آگے ہوگا‘‘۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 547 تا 549۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اگست 1935ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی ہر احمدی کے دل میں مقامات مقدسہ کے بارے میں یہی جذبات ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان اور یقین میں بھی ہمیشہ اضافہ کرتا رہے اور ہمیشہ ہمیں قربانی کرنے والوں کی صف اوّل میں رکھے۔

نمازوں کے بعد میں دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ ایک مکرم سمیر بخوطہ صاحب کا ہے جو 24/فروری 2015ء کی صبح جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بڑے عرصے سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے لیکن اس تکلیف کے باوجود آپ مسلسل خدمت دین میں مصروف رہے۔ ان کی 58 سال عمر تھی۔ 11/مئی 1957ء کو الجزائر میں پیدا ہوئے اور 1991ء میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہاتھ پر بیعت کی۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے اس کثرت سے خواب دیکھے ہیں کہ میرے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی کہ میں احمدیت قبول نہ کرتا۔ 1993 سے 94ء تک جرمنی کی جماعت کاسّل (Kassel) کے صدر کے طور پر خدمت کرتے رہے۔ 1994ء سے 99ء تک بطور لوکل امیر کاسّل (Kassel) خدمت کی توفیق پائی۔ 99ء سے 2003ء تک ریجن ہیسن (Hessen) نارتھ کے ریجنل امیر کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ 1998ء کے جلسہ سالانہ فرانس میں شامل ہوئے۔ خاکسار کی ان سے پہلی ملاقات تھی۔ گفتگو کے دوران کہنے لگے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دو دیوانوں کا ذکر فرمایا ہے مَیں یہ چاہتا ہوں کہ ان دیوانوں میں سے ایک مَیں ہوں۔ اور اس کے بعد پھر انہوں نے واقعی دیوانوں کی طرح تبلیغ کا حق ادا کرنے کی کوشش کی۔

2006ء میں انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ میں بحیثیت معلم خدمت دین کے لئے وقف کرتا ہوں۔ پہلے بھی خدمت کرتے تھے۔ تو بہر حال اس کے بعد سے لے کر تا دم آخر انہوں نے بڑے احسن رنگ میں خدمت سرانجام دی۔ امیر صاحب فرانس ہی لکھتے ہیں کہ عاجز نے سمیر بخوطہ صاحب کو گزشتہ 16 سال سے تبلیغ میں دیوانوں کی طرح کام کرتے دیکھا ہے۔ کیا فرانس کی گلیاں اور کیا مراکش، تیونس یا الجزائر یا کری باس (Caraibes) کے جزائر گلی گلی گھر گھر پیدل جانا پڑا تو کبھی یہ نہیں کہا کہ گاڑی نہیں ہے یا فاصلہ زیادہ ہے۔ پیدل ہی چل پڑے اور کئی کئی میل پیدل چلتے ہوئے لٹریچر تقسیم کرتے، تبلیغ کرتے اور سوالوں کے جواب دیتے۔

خلافت سے ان کو عشق تھا اور ہر خط جن کا جواب میری طرف سے موصول ہوتا تھا اس کو بڑا سنبھال کر رکھتے تھے اور بڑا احترام کرتے تھے۔ الجزائر کے بہت سے دورے کئے اور وہاں جماعتوں کو آرگنائز کیا۔ صدر صاحب الجزائر نے بتایا کہ سخت گرمی کے باوجود ایسے علاقوں میں جہاں پہنچنا مشکل تھا گاؤں گاؤں پیدل گئے اور باوجود شوگر کی تکلیف کے مسلسل کام کرتے رہے۔ امیر صاحب فرانس کے ساتھ مراکش کے دورے کئے۔ ایک دفعہ عید الفطر بھی وہیں گزاری اور رمضان بھی وہیں گزارا۔ احمدیوں کے گھر گھر جاتے، انہیں اکٹھا کرتے، نظام جماعت کے بارے میں بتاتے۔ بڑی مستقل مزاجی سے انہوں نے خدمت کی ہے۔ نہ صرف تبلیغ کی بلکہ جن کو تبلیغ کرتے تھے ان کی تربیت بھی کی اور جماعتوں کو آرگنائز بھی کیا۔

تیونس میں تبلیغی سفر کے دوران ایک دفعہ پولیس نے پکڑ لیا۔ حراست میں بھی رہے۔ اس کے بعد پھر یورپین پاسپورٹ کی وجہ سے ان کو چھوڑ دیا گیا۔ امیر صاحب فرانس کہتے ہیں کہ اگر میں یہ بات کہوں کہ وہ ایک جنّ کی طرح تبلیغ کرتے تھے تو غلط نہ ہوگا۔ آخری وقت میں بھی احباب کو تبلیغ کرنے کی اور جماعت کے کام کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔ اور جو اس وقت کاسّل (Kassel) میں ہمارے مربی ہیں ان کو انہوں نے وفات کے وقت یہی کہا جو مجھے پیغام بھجوایا کہ اگر کام کرنے میں مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کر دیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے انتہائی وفا کے ساتھ نہ صرف اپنے عہد بیعت کو نبھایا بلکہ دین کی خدمت کا بھی جو عہد کیا تھا اس کو بھی اس کی جو انتہا ہو سکتی تھی اس تک پہنچانے کی کوشش کی۔ خدمت دین ہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا اور خلافت کی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
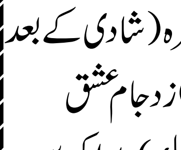
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

اطاعت اس طرح تھی کہ انسان تصور نہیں کر سکتا کہ نیا احمدی ہوا ہوا اس حد تک اطاعت کے جذبے سے سرشار ہو گا۔ وہاں کاسّل (Kassel) کے جو مربی سفیر الرحمن ہیں، لکھتے ہیں کہ گزشتہ جمعہ کے روز ہسپتال کی انتظامیہ سے بڑی مشکل سے جمعہ پڑھنے کی اجازت لے کر آئے اور مسجد میں تشریف لائے اور تصاویر کھنچوائیں اور کہتے تھے کہ میرا یہ آخری جمعہ ہے۔ یہ ان کو پتا تھا۔

آخری ایام میں بھی ان کا یہی مطالبہ تھا کہ مربی صاحب کو کہتے ہیں کہ انہیں جلد از جلد حضرت مصلح موعود کی تصنیف ذکر الٰہی کی دو عدد کاپیاں دی جائیں۔ یہ انہوں نے اپنے زیر تبلیغ ڈاکٹرز کو پہنچانی تھیں۔ اور مربی صاحب کہتے ہیں جیسے ہی مَیں نے ہسپتال میں یہ تصنیف پہنچائی تو سمیر صاحب نے اہلیہ سے کہا کہ جلدی سے ڈاکٹرز کو دے آؤ اور وہ ڈاکٹر صاحب بھی سمیر بخوطہ صاحب کے رویّے اور ان کے اخلاق سے بہت متاثر تھے اور انہوں نے بار بار اس کا اظہار بھی کیا کہ ہم نے آج تک اس سے زیادہ صبر والا اور خدا تعالیٰ پر توکّل کرنے والا مریض نہیں دیکھا۔

مربی صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میٹنگ تھی اور اس میں فیصلہ ہونا تھا کہ مہمان نوازی کے لئے جو لوگوں نے آنا ہے ان کے لئے کتنے لوگوں کا کھانا تیار کیا جائے، کتنی چیزیں بنائی جائیں اور لمبی بحث چلنی شروع ہو گئی کہ اتنی تعداد میں بنائی جائے یا اتنی تعداد میں بنائی جائے۔ سمیر بخوطہ صاحب بھی بحیثیت نمائندہ وہاں موجود تھے۔ اس پر انہوں نے بڑی ناراضگی کا اظہار کیا۔ کہنے لگے کہ ہم کوئی چھوٹے بچے نہیں ہیں کہ ہمیں قواعد نئے سرے سے سکھائے جائیں اور نہ ہی یہ جماعت ہمارے لئے کوئی نئی چیز ہے۔ ہمارے پاس ایک نظام ہے اور وہ نظام یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہم میں موجود ہیں، یعنی مربی موجود ہیں، وہ جو بھی ہمیں کہیں ہم نے بس اس کی اطاعت کرنی ہے۔ اس لئے اتنی تعداد میں بنائی جائے یا اتنی بنائی جائے اس کو چھوڑو اور جس طرح یہ کہتے ہیں، فیصلہ کرتے ہیں اس کے مطابق عمل کرو۔

پس یہ روح ہے جب پیدا ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں میں اتفاق بھی ہوتا ہے، اتحاد بھی ہوتا ہے اور ترقی بھی ہوتی ہے۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہر مقام پر جہاں بھی ہمیں موقع ملے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچائیں، آگے ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کہا کرتے تھے کہ تبلیغ میرا آکسیجن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کاسّل (Kassel) میں کافی غیر پاکستانی احمدی ہیں اور یہ سب انہی کی بدولت اور انہی کی محنت سے احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ اپنے پیچھے انہوں نے اہلیہ مریم بخوطہ صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے نورالدین شادی شدہ ہیں اور دوسرے عبدالحکیم اور منیر احمد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کے پاس ایک بیگ ہوا کرتا تھا، ہمیشہ جب بھی سفر پر جاتے تو بیگ رکھا کرتے تھے بلکہ اب بھی انہوں نے الجزائر جانے کے لئے سیٹیں بک کروائی ہوئی تھیں لیکن زندگی نے ساتھ نہیں دیا۔ امیر صاحب فرانس کہتے ہیں ان کی وفات کے بعد یہ بیگ ان کی اہلیہ کے سپرد کیا گیا تو دیکھا تو اس میں دو قمیصیں، ایک پاجامہ اور ایک گرم کوٹ ہے۔ اس کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی چار عربی کتب اور جو میری طرف سے خط ان کو گئے ہوئے تھے وہ خط انہوں نے رکھے ہوئے تھے اور عربی زبان کے سو (100) بیعت فارم اس بیگ میں تھے۔ یہ کُل سفر کا ان کا بیگ ہوتا تھا جس کو ہر وقت وہ ساتھ رکھتے تھے۔

صدر جماعت الجزائر ہیں فالی محمد صاحب وہ کہتے ہیں کہ بہت با اخلاق انسان اور خلیفۂ وقت کی بہترین نمائندگی کرنے والے تھے۔ کہتے ہیں میری پہلی ملاقات ان سے 2007ء میں ہوئی۔ اس کے بعد مرحوم نے خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق یہاں جماعت قائم کی۔ بیماری کے باوجود دورے کرتے۔ کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ ہمیشہ اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر صبر سکھایا۔ بڑی خواہش تھی کہ الجزائر میں اپنی مسجد ہو اور اس میں نماز ادا کریں۔

الجزائر کے ہی اعمراش حمید صاحب کہتے ہیں کہ بڑی مؤثر شخصیت کے مالک تھے اور تعارف کے بعد سے ہی آپ کے لئے جذبات محبت پیدا ہو گئے تھے۔ مرحوم سے پہلی ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا کہ اس علاقے میں ہماری اپنی کوئی مسجد ہو سکتی ہے؟ مسکرا کر کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ اگر اس دن جب یہاں مسجد بنے میں حاضر نہ ہوں تو مجھے بھول نہ جانا اور دعاؤں میں یاد رکھنا۔ ایک دن بخوطہ صاحب نے بتایا کہ افریقہ کے دورے کے دوران ایک بوڑھے شخص نے آپ کو ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہ کیا آپ کو ایک خزانہ دکھاؤں؟ پھر اپنی جیب سے بیعت کی قبولیت کا خط ایک پلاسٹک کور میں محفوظ کیا ہوا دکھایا کہ یہ خزانہ ہے جس کی حفاظت ضروری ہے۔ تو یہ لوگ ہیں جو احمدی ہوئے اور اپنے اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

جرمنی سے عبدالکریم صاحب لکھتے ہیں کہ خلفائے احمدیت سے جنون کی حد تک محبت کرنے والے، حکّام بالا کی اطاعت کرنے والے، تبلیغ کے جذبے سے سرشار، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جن کتب کا بھی ترجمہ ہو چکا تھا یا جو عربی میں تھیں ان کو تین مرتبہ پڑھا اور بہت سا حصہ زبانی یاد کیا۔ جب آپ کاسّل (Kassel) کے امیر تھے تو آپ کی تبلیغ سے 18 مختلف قومیّتوں کے افراد احمدی ہوئے۔ آپ نے ان کی تربیت بھی کی اور انہیں جماعت کا فعّال حصہ بنایا۔ کاسّل (Kassel) کے نماز سینٹر میں ستّر سے نوّے عرب احمدیوں کی کلاس لگاتے تھے جن میں عرب دوست اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لاتے تھے۔ کاسّل (Kassel) کی جماعت کے لئے ایک فرشتہ تھے۔ مسجد حاصل کرنے میں بھی آپ کا بہت بڑا کردار ہے۔ عربی فرنچ اور جرمن میں ان کو کافی عبور تھا۔ سمیع قریشی صاحب کہتے ہیں جب میرے ذریعہ سے انہوں نے بیعت کی اور حضرت خلیفہ رابع کو جب یہ بیعت فارم بھجوایا گیا، بیعت کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ کے مصداق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ثابت بھی کیا۔

دوسرا جنازہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کا ہے جو چوہدری محمد ابراہیم صاحب کے بیٹے تھے۔ شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ 78-77ء میں انہوں نے خود بیعت کی توفیق پائی۔ بعد میں ان کی فیملی بھی اور دو بھائیوں نے بھی بیعت کر لی۔ رچنا ٹاؤن میں قیام کے دوران بحیثیت سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پائی۔ علاقہ میں معروف اور نمایاں حیثیت کے مالک تھے۔ 7/ستمبر 2011ء کو رچنا ٹاؤن میں مخالفین جماعت نے بشیر صاحب پر ان کے گھر کے قریب قاتلانہ حملہ کیا۔ حملہ کے نتیجہ میں ان کو تین گولیاں لگیں۔ ایک گولی گردن میں لگی اور آر پار ہو گئی جبکہ دو گولیاں پیٹ میں لگیں جنہوں نے بڑی آنت کو شدید نقصان پہنچایا۔ وقوعہ کے بعد پھر ان کا ایک ہفتہ لاہور میں علاج ہوا اس کے بعد فضل عمر ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ اللہ کے فضل سے صحتیاب ہوئے۔ اور ان پر قاتلانہ حملہ کے مدعی ان کے ایک غیر احمدی بھانجے زاہد احمد صاحب بنے۔ اور یہ گروہ تو کیونکہ پورا مافیا ہوتے ہیں نتیجۃً قاتلوں نے 5/مارچ 2012ء کو فائر کر کے ان کے بھانجے کو بھی شہید کر دیا جو غیر از جماعت تھے۔ ان حالات میں چوہدری صاحب نے پھر اپنی فیملی کے ساتھ وہاں سے شفٹ ہونے کا سوچا اور ربوہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ قبل ان کو کینسر تشخیص ہوا تھا۔ زیر علاج رہے لیکن تقدیر غالب آئی اور ان کی وفات ہو گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ بڑے نرم مزاج تھے۔ نمازوں کی طرف توجہ دینے والے تھے۔ والدین کی خدمت کرتے ہوئے ان کو دیکھا۔ بہت صابر اور سادہ تھے۔ رحمدل اور ہر کسی سے مخلص تھے۔ خود اپنے آپ کو نقصان کروا لیتے تھے لیکن کسی کو نقصان نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ کسی ضرورتمند کو اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔ ہمیشہ سب کی مدد کرتے تھے چاہے وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ تہجد گزار اور ہمیشہ مسجد میں جا کر نماز ادا کرنے والے اور یتیم بچوں اور بیواؤں کی پرورش کرتے تھے۔ مخالفین کا بھی ذکر ہوتا تو ہمیشہ کہتے بس یہ دعا کرو اللہ ان کو ہدایت دے۔ جب ان پر حملہ ہوا ہے اس وقت بھی تیمارداری کے لئے جو لوگ گئے انہوں نے کہا کہ ان ظالموں کو اللہ تعالیٰ پکڑے تو آپ نے فرمایا یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ وفات کے وقت ان کی عمر 63 سال تھی۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ اور دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر عطا فرمائے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

❀❀❀

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

خطبہ جمعہ

مومن کے لئے یہ بہت بڑا فکر کا مقام ہے کہ اپنے کل کی فکر کریں جہاں اعمال کا حساب ہونا ہے۔ غیر مومنوں کی طرح ہم صرف اس دنیا ہی کو سب کچھ نہ سمجھ لیں بلکہ حقیقی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے تقویٰ پر چلیں۔

انسان اگر یہ یقین رکھے کہ کوئی خبیر و علیم بادشاہ ہے جو ہر قسم کی بدکاری، دغا، فریب، سستی و کاہلی کو دیکھتا ہے اور اس کا بدلہ دے گا تو وہ بچ سکتا ہے۔

اس یقین پر ہم قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور پھر اس بات پر بھی یقین کہ وہ ہمارے ہر قسم کے دھوکے، فریب چاہے وہ ہم معمولی سمجھ کر تھوڑا سا منافع کمانے کے لئے کر رہے ہیں یا اپنے کام میں سستی دکھا رہے ہیں یا معاہدے کے مطابق اس نیّت سے جان بوجھ کر کام ختم نہیں کر رہے کہ شاید کسی کو دباؤ میں لا کر مزید مفاد اٹھا سکیں تو یاد رکھیں ایسی باتیں خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔

انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دنیاوی معاملات کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ مومن کے لئے تقویٰ پر چلنے کا حکم ہے اور تقویٰ میں تمام دینی اور دنیاوی کاموں کو خدا تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق بجالانا ضروری ہے۔

شیطان کا حملہ یا روحانی بیماری جو ہے جسمانی بیماری سے بہت زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بسا اوقات اس کے علاج کے لئے انسان تیار نہیں ہوتا۔ دوسرے توجہ دلائیں بھی کہ علاج کروالو تو اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔

یہ بات یقینی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کو بھلاتے ہیں وہ آخر کار ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کا اخلاقی انحطاط بھی ہوتا ہے اور روحانی تنزل بھی ہوتا ہے اور آخر کار ذہنی سکون بھی جاتا رہتا ہے

ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے عارضی فائدوں کی بجائے اپنے کل پر نظر رکھیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06/مارچ 2015ء بمطابق 06 امان 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (الحشر: 19-20)

یہ سورۂ حشر کی دو آیات ہیں جن کا ترجمہ اس طرح پر ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں۔

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہر برائی اور گناہ کی جڑ ان برائیوں اور گناہوں کو معمولی سمجھتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش نہ کرنا ہے یا ان پر توجہ نہ دینا ہے لیکن یہی بے احتیاطی پھر انسان کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے کیونکہ پھر انسان آہستہ آہستہ نیکیوں کو بھول جاتا ہے نیکی کے ان معیاروں کو بھول جاتا ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف کم ہو جاتا ہے۔ تقویٰ سے دوری ہو جاتی ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی پر کامل ایمان نہیں رہتا۔ گویا کہ ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا عملاً ایمان کی شرائط سے دُور ہٹتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں پھر مومن نہیں رہتا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسی طرف مومنوں کی توجہ دلائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بڑا زور دے کر فرمایا کہ صرف آج کی اور اس دنیا کی لہو و لعب کی دلچسپیوں کی، آراموں اور آسائشوں کی یا عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں سے تعلقات کی فکر نہ کرو بلکہ جو فکر کرنے والی چیز ہے وہ تمہاری کل ہے۔ تمہارا اللہ تعالیٰ پر ایمان کا معیار اور اس کا تقویٰ اختیار کرنا تمہاری اصل ترجیح اور فکر ہونی چاہئے۔ تمہارا مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے۔ اور اگر یہ ہو گا تو تبھی تمہاری حقیقی اخلاقی ترقی بھی ہوگی جو صرف سطحی اخلاق نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا مقصود لئے ہوئے ہوں گے۔ تمہاری روحانی ترقی اور یہ دعویٰ کہ میں مومن ہوں اسی وقت حقیقی ہو گا جب کل پر نظر ہوگی۔ تمہارا یقینی، بے غرض اور سچائی پر مبنی خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان بھی اُس وقت اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقیقی ہو گا جب اپنے کل کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرو گے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرو گے۔

جو پہلی آیت میں نے تلاوت کی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور ہر یک تم میں سے دیکھتا رہے کہ مَیں نے اگلے جہان میں کونسا مال بھیجا ہے اور اس خدا سے ڈرو جو خبیر اور علیم ہے اور تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔ یعنی وہ خوب جاننے والا اور پرکھنے والا ہے۔ اس لئے وہ تمہارے کھوٹے اعمال ہرگز قبول نہیں کرے گا۔‘‘

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 225-226)

پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہم میں سے ہر ایک کو بڑے غور اور کوشش سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ہم اپنے اعمال پر نظر رکھیں۔ ان باتوں پر نظر رکھیں جو ہماری کل سنوارنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو ہمارے دلوں کی پاتال تک نظر رکھنے والا ہے اور اسے ہمارا سب علم ہے اس کو صرف ان باتوں سے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا جو سطحی باتیں ہیں بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ کھوٹے کھرے کی تمیز کرتا ہے۔ کھوٹے اعمال وہ قبول نہیں کرے گا۔ پس ایک مومن کے لئے یہ بہت بڑا فکر کا مقام ہے کہ اپنے کل کی فکر کریں جہاں اعمال کا حساب ہونا ہے۔ غیر مومنوں کی طرح ہم صرف اس دنیا ہی کو سب کچھ نہ سمجھ لیں بلکہ حقیقی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے تقویٰ پر چلیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دنیا و عقبیٰ میں کامیابی کا ایک گُر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسان کل کی فکر آج کرے۔ اس سے دنیا میں بھی سنوار پیدا ہو گا اور آخرت کی زندگی میں بھی سنوار پیدا ہو گا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’قرآن پاک کی تعلیم وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ پر عمل کرنے سے انسان

نہ صرف دنیا میں کامران ہوتا ہے بلکہ عقبیٰ میں بھی خدا کے فضل سے سرخرو ہوگا۔ ہم کبھی آخرت کے لئے سرمایۂ نجات جمع نہیں کر سکتے جب تک آج ہی سے اس دارالقرار کے لئے تیاری نہ شروع کر دیں۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 67-66)

اس حوالے سے مَیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آیت نکاح کے خطبے میں بھی ہم پڑھتے ہیں۔ یہ نکاح کے خطبے میں پڑھی جانے والی آیات میں سے سب سے آخری آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کے خطبہ میں پڑھی جانے والی آیات میں مختلف امور کی طرف توجہ دلا کر کہ اپنے رِحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو۔ اس بندھن کے ساتھ جو ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کا بھی خیال رکھو۔ سچائی اختیار کرو۔ سچائی پر قائم رہو گے تو اس کے ذریعہ سے نیک اعمال کی اور رشتے نبھانے کی توفیق ملتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر چلو اس میں تمہاری کامیاب زندگی ہے۔ پھر مزید زور دیا کہ اگر کل پر نظر رکھو گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر بھی نظر رہے گی۔ اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بیشمار احکامات ہیں جو عائلی معاملات کو خوبصورت بنانے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر انسان غور کرے تو اس کا فائدہ انسان کو ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفہ اول نے یہ فرمایا کہ دنیا بھی سنور جائے گی اور عقبیٰ بھی سنور جائے گی۔ اس دنیا میں گھریلو زندگی بھی جنت نظیر بن جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے آخرت کے انعامات بھی ملیں گے۔ پھر صرف اپنی ذات تک ہی نہیں بلکہ اس وجہ سے اولاد بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوگی۔ گویا صرف اپنی کل نہیں سنوار رہے ہوں گے بلکہ اگلی نسل کی کل کی بھی ایک حقیقی مومن ضمانت بننے کی کوشش کرے گا۔ بلکہ ضمانت بن جاتا ہے کہ عموماً پھر آئندہ نسل بھی نیکیوں پر قدم مارنے والی ہوگی۔

پس اگر وہ گھر یا وہ خاندان جو اپنے گھروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر برباد کر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے بن جائیں تو نہ صرف اپنے گھروں کے سکون کے ضامن ہو جائیں گے، اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور ان کو تقویٰ پر چلنے کی طرف رہنمائی کرنے والے بھی بن جائیں گے اور ان کی زندگیاں سنوارنے والے بھی بن جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ پس ایسے گھروں کو جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر صرف دنیاداری کی خاطر اپنے گھروں کو برباد کر رہے ہیں سوچنا اور غور کرنا چاہئے۔ اگلی نسلیں صرف آپ ہی کی اولاد نہیں ہیں بلکہ جماعت اور قوم کا بھی سرمایہ ہیں۔ ان کو صحیح راستے دکھانا ماں باپ کا کام ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ماں باپ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ تو ایک پہلو ہے جس کی طرف ہر مومن کو اللہ تعالیٰ نے کوشش کرنے کی طرف اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ اپنی اور بچوں کی دنیا و آخرت سنوار سکیں۔ ہماری زندگی میں بیشمار ایسے مواقع آتے ہیں جب ہم تقویٰ سے کام نہیں لیتے۔ آخرت پر نظر نہیں رکھتے۔ اس دنیا کے وسائل اور ضروریات کو ہی سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔ دنیا کے سہاروں کو اللہ تعالیٰ کے سہاروں پر لاشعوری طور پر ترجیح دیتے ہیں۔ پھر اپنی کمزوریوں کی وجہ سے، نااہلیوں کی وجہ سے، سستیوں کی وجہ سے اس دنیا کے مستقبل کو بھی برباد کرتے ہیں۔ اس دنیا میں جو اپنی کل ہے اس کو بھی برباد کرتے ہیں اور اگلے جہان کی کل کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ اس کے کتنے بھیانک نتائج نکل سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک دفعہ مختصر الفاظ میں یوں توجہ دلائی کہ ’’مومن کو چاہئے کہ جو کام کرے اس کے انجام کو پہلے سوچ لے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’انسان غضب کے وقت قتل کر دینا چاہتا ہے۔ گالی نکالتا ہے۔ مگر سوچے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اس اصل کو مدّنظر رکھے تو تقویٰ کے طریق پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔‘‘ (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 67)

اگر ہم دیکھیں تو تمام برائیاں اور تمام گناہ اس لئے سرزد ہوتے ہیں کہ ان کے کرتے وقت ہمارے دماغ میں ایک خنّاس سمایا ہوتا ہے، شیطان گھسا ہوتا ہے۔ نتائج سے بے پرواہ ہو کر کام ہوتا ہے۔ بہت شاذ ایسا ہوتا ہے کہ قتل و غارتگری کرنے والے یا گناہ کرنے والے اقرار کر کے خود اپنے آپ کو اس کے نتائج بھگتنے کے لئے پیش کر دیں۔ ایسے لوگوں کے جنون کی کیفیت جو خود ہی پیش کرتے ہیں تقریباً مستقل کیفیت ہوتی ہے۔ باقی ہر عقل والا، عام عقل والا انسان جب اس جنونی کیفیت سے باہر آتا ہے تو اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ عادی مجرموں کا معاملہ تو اَور ہے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی بات نہیں فرما رہا جو عادی لوگ ہیں یا بالکل پاگل ہیں بلکہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو فرماتا ہے کہ مومن کی نشانی کل پر نظر رکھنا ہے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ نتائج پر یا کل پر نظر رکھنے کا خیال کس طرح پیدا ہو، کس طرح نظر رکھی جائے۔ اس کے لئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس بات پر ایمان رکھے کہ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ انسان اگر یہ یقین رکھے کہ کوئی خبیر و علیم بادشاہ ہے جو ہر قسم کی بدکاری، دغا، فریب، سستی اور کاہلی کو دیکھتا ہے اور اس کا بدلہ دے گا تو وہ بچ سکتا ہے‘‘۔ آپ نے فرمایا ’’ایسا ایمان پیدا کرو۔ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے فرائض نوکری، حرفہ، مزدوری وغیرہ میں سستی کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے رزق حلال نہیں رہتا‘‘۔ (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 68-67)

یعنی دنیاوی معاملات میں بھی جو سستی کرتے ہیں اور ان کا حق ادا نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے بھی اپنی کل کو برباد کر لیا اور اپنا رزق جو انہوں نے حاصل کیا وہ بھی حلال نہیں رہا۔ یہ دھوکے کا رزق ہے۔

پس یہ آیت جو اپنے کل پر نظر رکھنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے بڑی وسعت رکھتی ہے اور ہر قدم پر ایک حقیقی مومن کے پاؤں پکڑ کر کسی بھی معمولی کمزوری اور گناہ کی طرف بڑھنے سے روکتی ہے۔

پس یہ یقین ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اس یقین پر ہم قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور پھر اس بات پر بھی یقین کہ وہ ہمارے ہر قسم کے دھوکے، فریب چاہے وہ ہم معمولی سمجھ کر تھوڑا سا منافع کمانے کے لئے کر رہے ہیں یا اپنے کام میں سستی دکھا رہے ہیں یا معاہدے کے مطابق اس نیّت سے جان بوجھ کر کام ختم نہیں کر رہے کہ شاید کسی کو دباؤ میں لا کر مزید مفاد اٹھا سکیں تو یاد رکھیں ایسی باتیں خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کو پسند نہیں تو پھر جیسا کہ حضرت خلیفہ اولؓ نے بھی فرمایا کہ اس کا بدلہ ہوگا اور اس کا بدلہ پھر سزا کی صورت میں ہی ہے۔

پس مومن کو کل پر نظر رکھنے کا کہہ کر اپنے معمولی گھریلو معاملات سے لے کر اپنے معاشرتی، کاروباری، ملکی، بین الاقوامی تمام معاملات میں تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلا دی اور جو تقویٰ پر نہیں چلتا وہ پھر اس بات کو بھی ذہن میں رکھے کہ ایسا انسان خدا کی پکڑ میں آئے گا۔ انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دنیاوی معاملات کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ مومن کے لئے تقویٰ پر چلنے کا حکم ہے اور تقویٰ میں تمام دینی اور دنیاوی کاموں کو خدا تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق بجالانا ضروری ہے۔ انسان بعض دفعہ سمجھتا ہے کہ دنیاوی نقصان کے ابتلا سے بچنے کی کوشش کروں۔ مالی منفعت حاصل کرلوں چاہے جو بھی ذریعہ اپنایا جائے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی ایسا طریق جس سے دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کیا جائے دین سے اور ایمان سے دُور لے جانے والا ہے اور یہ بظاہر دنیاوی معاملہ دینی ابتلا بن جاتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ آہستہ آہستہ دین اور خدا سے دُور لے جاتا ہے۔ اس لئے ایک مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان کا ابتلا دنیاوی ابتلاؤں سے بہت زیادہ ہے جس کے نتیجہ میں دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو جاتی ہیں۔

پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے اور ہر کام کے انجام پر نظر رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی میرے ہر کام پر نظر ہے۔ یہ سوچ جب پیدا ہو جائے تو مومن ایک حقیقی مومن بن جاتا ہے یا بننے کی طرف قدم بڑھا رہا ہوتا ہے۔ اس معیار کو دیکھنے کے لئے کسی جماعتی یا ذیلی تنظیم کے رپورٹ فارم کو دیکھنے اور اس پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک شخص خود اپنے جائزے لے سکتا ہے کہ کیا یہ اس کے معیار ہیں کہ ہر کام کرنے سے پہلے اسے یہ خیال آئے کہ خدا تعالیٰ میرے اس کام کو دیکھ رہا ہے۔ اگر میں نیک نیّتی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ کام کر رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ کا کئی گنا جزا کا بھی وعدہ ہے، اجر کا بھی وعدہ ہے۔ اور اگر نیت بد ہے تو پھر انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں بھی آ سکتا ہوں۔ جب ہم میں سے ہر ایک ایسی سوچ کے ساتھ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا تو جماعت کے جو تقویٰ کے عمومی معیار ہیں وہ بھی بلند ہوں گے اور یہ تقویٰ کا معیار بلند ہوتا ہوا جماعتی طور پر بھی خود بخود نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ نہ تربیت کے شعبے کے لئے مشکلات اور مسائل ہوں گے، نہ امور عامہ اور قضاء کے شعبے کے لئے مسائل، نہ ہی دوسرے شعبوں کو یاددہانیوں کی ضرورت اور فکر پڑے گی۔

پس اپنے دلوں کو ہر وقت صبح شام ٹٹولتے رہنا چاہئے اور شیطان کے حملوں سے نفس کو بچانے کی انتہائی کوشش کی ضرورت ہے۔ اگر نہیں خیال آتے تو یہ شیطان کی وجہ سے ہی نہیں آتے۔ اس بات کو بھلانے میں شیطان ہی کردار ادا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھلایا جائے تو شیطان ہی ہے جو کردار ادا کرتا ہے۔ کل کی اگر فکر نہ ہو تو وہ شیطان ہی ہے جو بھلاتا ہے۔ یہ شیطان ہی ہے جو یہ کہتا ہے اس بات کو بھول جاؤ کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں کہ اکثر اس بات کو نہیں سوچتے کہ میرے کام کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے اور یہ سب اس لئے ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خون کے ساتھ اس کے جسم میں چلتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الاعتکاف باب زیارۃ المرأۃ زوجہا فی اعتکافہٖ حدیث نمبر 2038)

بہت سی بیماریاں انسان کو اس لئے نقصان پہنچاتی ہیں کہ وہ خون میں گردش کر رہی ہوتی ہیں۔ آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں اور ایک وقت میں آ کر جسم پر بہت زیادہ اثر ڈالنا شروع کر دیتی ہیں۔ کسی وجہ سے انفیکشن ہو جاتا ہے اور اس کا اثر ہو جاتا ہے تو انسان کو شروع میں پتا نہیں چلتا کہ بیماری نے حملہ کر دیا ہے۔ بلکہ بہت ہی کوئی محتاط ہو، ذرا سی کسل مندی کے بعد وہ ڈاکٹر کے پاس جائے بھی تو ابتدائی حالت میں بعض ڈاکٹروں کو بھی پتا نہیں چلتا کہ بیماری اندر ہے، خون میں گردش کر رہی ہے۔ اور یہ بیماریاں آتی ہیں جیسا کہ میں نے کہا فضا میں بعض دفعہ جراثیم ہوتے ہیں ایک دوسرے سے بیماریاں لگتی ہیں اور آج بھی ہم دیکھتے ہیں بہت ساری وبائیں پھیلی ہوئی ہیں جن کا شروع میں پتا نہیں لگتا۔ آہستہ آہستہ جب پھیل جاتی ہیں تب پتا لگتا ہے۔ لیکن آجکل کے زمانے میں جو سب سے خطرناک چیز ہے وہ اس زمانے میں روحانی بیماریاں ہیں۔ اور روحانی بیماریوں کی تو فضا میں بھرمار ہوئی ہوئی ہے اور انسان کو پتا نہیں لگتا کہ کس وقت شیطان ہمارے خون میں چلا گیا ہے اور روحانی بیماری کو بڑھانا شروع کر

دیا ہے۔لیکن شیطان کے خون میں گردش کرنے سے جو بیماری آتی ہے وہ جسمانی بیماری کی نسبت اس لحاظ سے زیادہ خطرناک ہے کہ جسمانی بیماری سے جسم پر اثرات پڑنے شروع ہوتے ہیں۔جسم ٹوٹنا شروع ہوجاتا ہے۔ کسل مندی کی کیفیت ہوجاتی ہے پھر آہستہ آہستہ مزید تکلیف بڑھتی ہے۔انسان خود محسوس کرتا ہے اور ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں مجھے دوائی دو۔لیکن روحانی بیماری خطرناک اس وجہ سے ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے انسان دُور ہٹتا ہے اور شیطان کے حملے کے نیچے آجاتا ہے تو تب بھی خود کو بیمار محسوس نہیں کرتا بلکہ اپنے آپ کو اچھا ہی سمجھتا ہے۔لیکن جب اس کے دوستوں، اس کے ہمدردوں کو پتا چلتا ہے کہ یہ بیمار ہے تو وہ اس کو سمجھاتے ہیں۔ جو بیماری کی انتہا کو پہنچ جائیں وہ دوستوں کے کہنے پر بھی خود کو بالکل ٹھیک سمجھتے ہیں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو غلط سمجھتے ہیں۔وہ سمجھتے ہیں کہ میرے دوست مجھے غلط کہہ رہے ہیں۔

پس شیطان کا حملہ یا روحانی بیماری جو ہے جسمانی بیماری سے بہت زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بسا اوقات اس کے علاج کے لئے انسان تیار نہیں ہوتا۔دوسرے توجہ بھی دلائیں کہ علاج کروالو تو اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔

پس ایک مومن کو اس سے پہلے کہ بیماری حملہ کرے اپنے جائزے لیتے ہوئے حفظ ماتقدم کے عمل کو شروع کر دینا چاہئے اور اس معاشرے میں جیسا کہ میں نے کہا کہ روحانی بیماریاں مستقل فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اس لئے اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل کی بھی ضرورت ہے یا مستقل علاج کی بھی ضرورت ہے۔حفظ ماتقدم کی ضرورت ہے اور یہی ایک حقیقی مومن کے لئے ضروری ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مومن کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف سے خالی نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ آپ جب بھی رات کو اٹھتے تو نہایت عجز اور انکسار سے دعائیں کرتے۔ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی اسی حالت کو دیکھ کر عرض کیا کہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ معاف کر دیا ہے۔آپ کو اتنے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔اتنی خشیت سے اپنے لئے دعائیں کیوں کرتے ہیں؟ اپنے لئے اتنی خشیت کیوں ہے؟ (صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب لیغفر لک ماتقدم من ذنبک وما تاخر......حدیث نمبر 4837) بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بھی فرمایا تھا جیسا کہ مَیں نے کہا کہ انسان کے خون میں شیطان ہے تو آپ نے فرمایا تھا کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب صفات المنافقین واحکامھم باب تحریش الشیطان وبعثہ......حدیث نمبر 7108) یعنی کسی روحانی بیماری کے حملہ آور ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔لیکن آپؐ نے فرمایا کہ میری نجات بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ مجھے بھی ہر وقت اس کی طرف جھکے رہنے کی ضرورت ہے۔پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سب کے باوجود اس قدر خشیت کا اظہار کرتے ہیں تو پھر اور کون ہے جو کہہ سکے کہ مجھے ہر وقت ہر کام میں کل پر نظر رکھنے کی ضرورت نہیں اور کام کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس ہر وقت ہشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے کاموں اور اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم مانگنے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت یہ خیال دل میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ میں نے اپنے ایمان کو کس طرح بچانا ہے۔اور اس کی طرف جو اگلی آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا کیونکہ پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آپ سے غافل کر دے گا۔

جیسا کہ مَیں نے مثال دی ہے کہ روحانی بیماری والے اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتے بلکہ ان کے ہمدرد جب ان کو بیمار سمجھ کر ان کا علاج کروانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ الٹا ان ہمدردوں کو بیمار اور پاگل سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ گویا روحانی بیماری ان کو اپنے نفس کی حالتوں کو دیکھنے سے بالکل لاپرواہ کر دیتی ہے اور پھر نتیجہ سوائے تباہی اور بربادی کے اور کچھ نہیں نکلتا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ عموماً انسان خدا تعالیٰ کو تین طریقوں سے بھلاتا ہے یا یہ تین قسم کے لوگ ہیں جو ہمیں عموماً دنیا میں نظر آتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے دُور ہیں یا دُور ہوتے ہیں۔

ایک تو وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے وجود کے انکاری ہیں اور بڑی ڈھٹائی سے کہہ دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کوئی چیز نہیں ہے۔جیسا کہ آج کل کی بہت بڑی تعداد اسی نظریے پر قائم ہے جو اپنے آپ کو پڑھا لکھا کہتے ہیں۔اپنی تعلیم پر بڑا زعم ہے اور یہ لوگ میڈیا اور انٹرنیٹ اور مختلف طریقوں سے نوجوانوں اور کچے ذہنوں کو اپنے خیالات سے زہر آلود کرتے رہتے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جن کو حقیقی اور سچا ایمان تمام طاقتوں والے خدا پر نہیں ہے جس کے سامنے انہیں ایک دن پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ ایمان ہے یا اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایک خدا ہے جس نے دنیا کو پیدا کیا ہے اور اس کے تابع ایک نظام چل رہا ہے لیکن پھر بھی اس کے کہنے پر عمل نہیں ہے۔

تیسرے وہ لوگ ہیں جو دنیاوی بکھیڑوں میں اس قدر ڈوب گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔کبھی خیال آجائے تو نماز بھی پڑھ لیں گے، دعا بھی کرلیں گے لیکن کوئی باقاعدگی نہیں ہے۔اس طرف توجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کو بھلاتے ہیں وہ آخر کار ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کا اخلاقی انحطاط بھی ہوتا ہے اور روحانی تنزل بھی ہوتا ہے اور آخر کار ذہنی سکون بھی جاتا رہتا ہے۔ وہ سمجھتے تو یہ ہیں کہ دنیا کے کاموں میں ان کے فوائد ہیں۔اس لئے یہ تو پہلے کرو۔خدا تعالیٰ کے حق بعد میں ادا ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ دنیاوی منفعت میں بظاہر انہیں فوری آرام اور آسائش نظر آ رہے ہوتے ہیں۔لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ ایسا سلوک کرتا ہے کہ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ۔اللہ تعالیٰ نے خود انہیں اپنے آپ سے غافل کر دیا اور ایسے لوگ کبھی ذہنی سکون نہیں پاتے۔

پس مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر حقیقی تقویٰ تمہارے اندر ہے اور تم مومن ہو، خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین رکھتے ہو، اس کی وحدانیت پر ایمان ویقین ہے تو پھر ان شرائط کے مطابق اپنی زندگی بسر کرو جن کے مطابق زندگی بسر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔اور وہ یہ ہے کہ اپنے ہر کام کے انجام کو دیکھو اور اس یقین پر قائم ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ تمہارے ہر عمل اور فعل کو دیکھ رہا ہے اور جب انسان کی ایسی سوچ ہو تو پھر ہر کام کرنے کا انداز ہی بدل جاتا ہے اور انسان خود محسوس کرتا ہے کہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل بھی مجھ پر بڑھ رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے جب مَیں کینیا میں دورے پر گیا ہوں تو وہاں کے ایک پرانے سیاستدان تھے جو ایک reception میں وہاں ملے۔ کہنے لگے کہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی ملا ہوں۔انہوں نے مجھے ایک نصیحت کی تھی جس کا مجھے بڑا فائدہ ہوا ہے اور وہ نصیحت یہ تھی کہ تم ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچ لو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے پاس تمہاری تمام باتوں کا ریکارڈ بھی ہے۔اب مجھے یاد نہیں کہ مسلمان تھے یا عیسائی، غالباً عیسائی تھے۔اگر ان کو فائدہ ہوسکتا ہے تو ایک حقیقی مومن جس کو خاص طور پر خدا تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے اس کو کس قدر فائدہ ہوگا کہ اپنے کام کے انجام پر نظر رکھے اور ہمیشہ یہ یاد رکھے کہ علیم وقدیر خدا میرے ہر کام اور ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور اسی وجہ سے میں نے اپنے ہر کام کو اس کی رضا کے لئے کرنا ہے۔اگر یہ سوچ نہیں ہوگی، خدا تعالیٰ کو بھول جاؤ گے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاسقوں میں شمار ہوگے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں فاسق کہہ کر ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو واضح کر دیا کہ اگر تقویٰ پر نہیں چلتے۔ اپنے کل کی فکر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نہیں چلتے تو پھر فاسقوں میں شمار ہوگا اور فاسق وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو توڑنے والے ہیں۔ جو گناہوں میں مبتلا رہنے والے ہیں۔ جو اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔ جو سچائی سے دُور ہٹنے والے ہیں۔ پس اگر ہم اپنے جائزے نہیں لیتے، اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے معیار پر پرکھنے کی کوشش نہیں کرتے تو بڑے خوف کا مقام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اس حصہ کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ یعنی جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدّوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں، چالاکیوں، ناعاقبت اندیشیوں، غرض قسم قسم کے حیلہ سازیوں اور رُوبہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔‘‘ (روبہ بازیوں کا مطلب ہے جو لومڑیوں کی طرح چالاکیاں کرتے ہیں۔اردو میں محاورہ ہے لومڑی کی طرح بڑا چالاک ہے۔)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے۔دوست بھی ہوتے ہیں۔دشمن بھی ہوتے ہیں مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو‘‘ (یعنی خدا تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھتا ہے اور وہ اسے دوستوں پر بھی اور فائدہ مند چیزوں پر بھی مقدم رہتا ہے۔

پھر فرمایا ’’دوست پر بھروسہ ہو۔ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے (کہ کام آئے۔پھر) حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دُور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔‘‘

فرمایا کہ ’’پس ہر آن خدا (تعالیٰ) سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے جو زندگی، موت کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہوسکتا‘‘۔ (زندگی اور موت میں خدا تعالیٰ کا ہی ساتھ ہے۔)

فرمایا کہ ’’پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلّت کی مار ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ ذلّت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے۔ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟ وہ فاسق، فاجر ہوتے ہیں۔ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔نہیں۔ان میں شفقت علی خلق اللہ بھی نہیں ہوتی!۔‘‘ (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 68)۔اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے شفقت بھی نہیں کرتے۔یعنی نہ خدا کے حقوق ادا کرتے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اپنے عارضی فائدوں کی بجائے اپنے کل پر نظر رکھیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁

آج یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ماننے والوں کا کام ہے کہ جس توحید کو پھیلانے اور جس مذہب کے قائم کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ وہ مذہب جس نے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کا اعلان کیا۔ وہ مذہب جس میں تا قیامت پیدا ہونے والے تمام امور و مسائل کا حل پیش کر دیا گیا ہے۔ وہ مذہب جو آج بھی زندہ خدا سے تعلق جڑواتا ہے۔ وہ مذہب جو زندہ خدا کے وجود کے نشانات دکھاتا ہے۔ وہ مذہب جس نے آخرین میں بھی اپنا رسول بھیج کر اسے پہلوں سے ملا دیا تا کہ مذہب کی حقیقت معلوم ہو۔ وہ مذہب جس نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہونے کا طریق بتا کر اور پھر اسے قائم کر کے مومنین کے خوف کو امن میں بدل دیا۔ وہ مذہب جس نے اپنے امن اور سلامتی کے پیغام کو روزِ روشن کی طرح آج بھی خلافت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے دنیا پر واضح کر کے اور چمکا کر دکھا دیا۔ اس پیغام کو دنیا تک پہنچائیں۔ ان تمام اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کر دیں جو کہتے ہیں مذہب اس زمانے کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔

دنیا کو بتا دیں کہ اسلام ہی اب دنیا کی بقا کا ذریعہ ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہی حقیقی امن کی ضمانت ہے اور اسلام کے زندہ خدا کو ماننے اور اس سے تعلق جوڑنے میں ہی تمہاری دنیا و آخرت کی زندگی ہے۔ آج دنیا میں احمدی مسلمانوں کے علاوہ کوئی اور نہیں جو یہ حقائق دنیا پر آشکار کر سکے۔ پس اٹھیں اور اس اہم فریضے کو ادا کرنے کے لئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے اپنی تمام تر استعدادیں بروئے کار لاتے ہوئے اپنی دعاؤں کو بھی انتہا تک پہنچا دیں اور غم دنیا کو خود پر اس طرح حاوی کر لیں کہ عرش کا خدا ہمارے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہماری کوششوں کو بے انتہا برکت سے بھر دے۔ اور رُوئے زمین پر ایک ہی مذہب ہو اور ایک ہی رسول ہو اور ایک خدا ہو جو واحد و یگانہ ہے اور اس کی پرستش کی جاتی ہو۔ جس کی عبودیت کا حق ادا کیا جاتا ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ یوکے کے 48ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 31/اگست 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں اختتامی خطاب

قسط نمبر 2 آخری

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

''مذہب اس بات کا نام نہیں ہے کہ انسان دنیا کے تمام اکابر اور نبیوں اور رسولوں کو بدگوئی سے یاد کرے۔ ایسا کرنا تو مذہب کی اصل غرض سے مخالف ہے''۔ کسی بھی دوسرے مذہب کے خلاف بولنا اور ان کے بڑوں کے متعلق باتیں کرنا، فرمایا کہ یہ تو مذہب کی اصل غرض سے مخالف ہے ''بلکہ مذہب سے غرض یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک بدی سے پاک کر کے اِس لائق بناوے کہ اُس کی روح ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گری رہے اور یقین اور محبت اور معرفت اور صدق اور وفا سے بھر جائے اور اس میں ایک خالص تبدیلی پیدا ہو جائے تا اِسی دنیا میں بہشتی زندگی اس کو حاصل ہو۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 234-233)

پس اسی لئے اسلام کا یہی حکم ہے کہ تمام انبیاء کی عزت کرو اور ان کے بڑوں کی عزت کرو۔ حتی کہ یہ بھی فرمایا کہ بُتوں کو بھی برا نہ کہو۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

''دو خبیث مرضیں ہیں جن سے بچنے کیلئے سچے مذہب کی پیروی کی ضرورت ہے۔ یعنی اوّل یہ مرض کہ خدا کو واحد لاشریک اور متصف بہ تمام صفات کاملہ اور قدرت تامّہ قبول نہ کر کے اس کے حقوق واجبہ سے منہ پھیر لینا اور ایک نمک حرام انسان کی طرح اُس کے اُن فیوض سے انکار کرنا جو جان اور بدن کے ذرّہ ذرّہ کے شامل حال ہیں۔ دوسرے یہ کہ بنی نوع کے حقوق کی بجا آوری میں کوتاہی کرنا اور ہر ایک شخص جو اپنے مذہب اور قوم سے الگ ہو یا اس کا مخالف ہو اس کی ایذا کے لئے ایک زہریلے سانپ کی طرح بن جانا اور تمام انسانی حقوق کو یکدفعہ تلف کر دینا۔ ایسے انسان درحقیقت مُردہ ہیں اور زندہ خدا سے بے خبر۔ زندہ ایمان لانا ہرگز ممکن نہیں جب تک انسان زندہ خدا کی تجلّیات اور آیات عظیمہ سے فیضیاب نہ ہو۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 30)

اور آج زندہ خدا کی تجلّیات سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی فیض پاتے ہیں یا وہ جو فیض پانا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ احمدیت کی طرف ان کی رہنمائی فرما دیتا ہے۔ یہ کئی واقعات ہم دیکھتے ہیں۔ بہت سارے واقعات میرے سامنے آتے ہیں اور ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں۔

الجزائر کی ایک خاتون ہیں۔ کہتی ہیں میں نے کئی سال قبل خواب دیکھا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر زار و قطار رو رہی ہوں۔ اس خواب کے بعد میں لگاتار دعا کرتی رہی اور اسی تلاش میں رہی کہ اللہ تعالیٰ مجھے راستی کی طرف رہنمائی فرمائے۔ کہتی ہیں کہ مذہبی ٹی وی بھی دیکھتی رہتی کہ کسی طرح تسکین کا رستہ مل جائے لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا۔ میں اکثر راتوں کو بڑے کرب کے ساتھ دعا کرتی اور بعض راتوں کو کھلے آسمان اور ستاروں کو بھی دیکھتی رہتی۔ ایک رات میں نے ایک واضح آواز سنی کہ اپنے سر کو اٹھا اور تُو ہدایت کے راستہ کو دیکھ لے۔ کہتی ہیں کہ اگلے دن میں اسلامی چینلز کو دیکھتے ہوئے ایک ایسے چینل پر جا رُکی جو گفتگو اور انداز سے اتنا خوبصورت تھا کہ میرے دل کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ میں نے با قاعدہ اسے دیکھنا شروع کیا۔ مجھے اپنے خواب کی تعبیر مل گئی کہ سر اٹھا اور ہدایت کا راستہ دیکھ لے۔ یہ ایم ٹی اے تھا جس کی وجہ سے مجھے امام مہدی اور خلافت کو پہچاننے کی توفیق ملی اور میں نے بیعت کر لی۔

پس یہ خدا ہے جو اپنے زندہ مذہب کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ صرف اسلام کے نام سے کہہ دینا کہ ہماری رہنمائی ہو گئی کافی نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس زمانے میں اس کو ماننا ضروری ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ اخلاق وسیع ہوں جیسے خدا تعالیٰ کے اخلاق وسیع ہیں۔ کوئی ہزاروں گالیاں اُسے دے وہ اس پر پتھر نہیں برسا دیتا۔ پس اسی طرح حقیقی مذہب والا تنگ ظرف نہیں ہو سکتا۔ تنگ ظرف خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ دوسرے بزرگوں کو بھی بدنام کرتا ہے۔ مَیں اس سے منع نہیں کرتا کہ اختلاف مذہب بیان نہ کرو۔ بیشک نیک نیتی سے اختلاف بیان کرو مگر اس میں تعصّب اور کینہ کا رنگ نہ ہو''۔ آپ نے فرمایا ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات دو چار سال سے نہیں بلکہ صدہا سال سے چلے آتے ہیں۔ اس لئے خدا کرے کہ بہت سے دلوں میں جوش ڈال دے کہ جو اِن تعلقات کو دُور نہ ہونے دیں۔'' یعنی غیر دوسرے مذہبوں سے مسلمانوں کے تعلقات ہمیشہ قائم رہیں۔ فرمایا کہ ''یہ بھی یاد رکھو کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جس قدر بزرگ اسلام میں یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گزرے ہیں ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے اپنے عمل سے اُن سچائیوں کو جن کا وہ وعظ کرتے تھے ثابت کر دکھایا ہے۔ قرآنِ شریف میں بھی یہی تعلیم ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ۔ (المائدۃ:106) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر زبان سے کام لے گا تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 210۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آج دنیا میں اخلاق اور صبر اور حوصلے کا مظاہرہ اور اس کی مثالیں بھی جماعت احمدیہ میں ہی ملتی ہیں۔ اس کا دوسرے بھی برملا اظہار کرتے ہیں اور اسی چیز کو ہمیں ہمیشہ قائم رکھنا چاہئے اور یہی بات ہے جو دوسروں کو راستہ دکھانے کا بھی باعث بنتی ہے۔

اب مالی افریقہ کا ایک دور دراز ملک ہے۔ لوگ کہتے ہیں پڑھے لکھے لوگ نہیں اور پڑھا لکھا شخص یہ ہے بھی نہیں جس کی مَیں بات بتانے لگا ہوں۔ ایک عمر رسیدہ شخص ایک دن مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب ان سے بیعت کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے میں کل رات آپ لوگوں کے ریڈیو پر لائیو پروگرام سن رہا تھا۔ جس میں لائیو کالز کے دوران جماعت احمدیہ کے مبلغ کو مخالفین بہت برا بھلا کہہ رہے تھے۔ اور وہ ان کو برا بھلا کہنے کا جواب نہیں دے رہا تھا بلکہ دلیل سے باتیں کر رہا تھا۔ کہتے ہیں پروگرام کے دوران ہی مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ یا اللہ! ان دونوں میں سے کون حق پر ہے تُو ہی میری رہنمائی فرما اور دعا کرتے کرتے مَیں سو گیا۔ رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک طرف جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے مخالفین ہیں اور ان کے درمیان مناظرہ ہو رہا ہے۔ مگر جب مخالفین احمدی مبلغ کو جواب نہیں دے پاتے تو ان کو ایک گڑھے میں پھینک دیتے ہیں اور مٹی ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ دشمنی کی حد بڑھی ہوئی ہے۔ جب جواب نہیں دے سکے تو گڑھے میں پھینک کر مٹی ڈالنا شروع کر دی کہ مار دو۔ کہتے ہیں اسی دوران جب وہ یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ مَیں نے خواب میں آسمان پر دیکھا کہ ایک بزرگ ظاہر ہوتے ہیں جو اَنَا الْمَھْدِی کہہ رہے ہیں اور اپنا ہاتھ لمبا کر کے احمدی مبلغ کی جان بچاتے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ احمدیت کی سچائی سے متعلق اب میرے دل میں کوئی وسوسہ نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

پس یہ حسن اخلاق ہے جس نے مذہب کی حقیقت جاننے کے لئے ہی سعید روح کو دعا کی طرف مائل کیا اور پھر اس کی رہنمائی فرمائی اور یہی زندہ مذہب اور زندہ خدا کی نشانیاں ہیں۔

پھر مذہب کی ضرورت جاننے کے لئے آپ ہمیں نصیحت فرماتے ہیں کہ: ''مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ شرّ سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟'' دوسروں کو طعن وتشنیع کرتے رہو۔ تنگ کرتے رہو۔ ''نہیں۔ بلکہ مذہب اُس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو، ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام مَیل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تَر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ مَیل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جُدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔'' تمہاری ساری نجات اسی سفیدی پر موقوف ہے یعنی اپنی مَیلیں دور کرنے میں۔ ''یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰٮہَا۔ (الشمس:10) یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے مَیلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔''
(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14-15)

اسلام کی صداقت کے بارے میں ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

''پہلے نبی ایک خاص قوم اور خاص ملک کیلئے آیا کرتے تھے اس لئے ان کی تعلیم جو ابھی ابتدائی تھی مجمل اور ناقص رہتی تھی کیونکہ بوجہ کمی قوم اصلاح کی حاجت کم پڑتی تھی اور چونکہ انسانیت کے پودہ نے ابھی پورا نشوونما بھی نہیں کیا تھا اس لئے استعدادیں بھی کم درجہ پر تھیں اور اعلیٰ تعلیم کی برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ پھر ایسا زمانہ آیا کہ استعدادیں تو بڑھ گئیں مگر زمین گناہ اور بدکاری اور مخلوق پرستی سے بھر گئی اور سچی توحید اور سچی راستبازی نہ ہندوستان میں باقی رہی اور نہ مجوسیوں میں اور نہ یہودیوں میں اور نہ عیسائیوں میں اور تمام قوتیں ضلالت اور نفسانی جذبات کے نیچے دب گئیں۔ اس وقت خدا نے قرآن شریف کو اپنے پاک نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کر کے دنیا کو کامل اسلام سکھایا۔ اور پہلے نبی ایک ایک قوم کے لئے آیا کرتے تھے اور اُسی قدر سکھلاتے تھے جو اُسی قوم کی استعداد کے اندازہ کے موافق ہو اور جن تعلیموں کی وہ لوگ برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ تعلیمیں اسلام کی اُن کو نہیں بتلاتے تھے۔ اس لئے اُن لوگوں کا اسلام ناقص رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان دینوں میں سے کسی دین کا نام اسلام نہیں رکھا گیا۔ مگر یہ دین جو ہمارے پاک نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں آیا اِس میں تمام دنیا کی اصلاح منظور تھی اور تمام استعدادوں کے موافق تعلیم دینا مدنظر تھا اس لئے یہ دین تمام دنیا کے دِینوں کی نسبت اَکمل اور اَتم ہوا اور اسی کا نام بالخصوصیت اسلام رکھا گیا اور اسی دین کو خدا نے کامل کہا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا۔ (المائدۃ:4) یعنی آج مَیں نے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت کو پورا کیا اور مَیں راضی ہوا جو تمہارا دین اسلام ہو۔ چونکہ پہلے دین کامل نہیں تھے اور ان قوانین کی طرح تھے جو مختص القوم یا مختص الزمان ہوتے ہیں'' خاص قوم کے لئے اور خاص زمانے کے لئے ہوتے ہیں ''اس لئے خدا نے ان دِینوں کا نام اسلام نہ رکھا۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ وہ انبیاء تمام قوموں کے لئے نہیں آئے تھے بلکہ اپنی اپنی قوم کے لئے آتے تھے اور اُسی خرابی کی طرف ان کی توجہ ہوتی تھی جو ان کی قوم میں پھیلی ہوئی ہوتی تھی اور انسانیت کی تمام شاخوں کی اصلاح کرنا اُن کا کام نہیں تھا کیونکہ ان کے زیر علاج ایک خاص قوم تھی جو خاص آفتوں اور بیماریوں میں مبتلا تھی۔ اور ان کی استعدادیں بھی ناقص تھیں اسی لئے وہ کتابیں ناقص رہیں کیونکہ تعلیم کی اغراض خاص خاص قوم تک محدود تھے۔ مگر اسلام تمام دنیا اور تمام استعدادوں کے لئے آیا۔ اور قرآن کو تمام دنیا کی کامل اصلاح مدّنظر تھی جن میں عوام بھی تھے اور خواص بھی تھے اور حکماء اور فلاسفر بھی۔ اس لئے انسانیت کے تمام قویٰ پر قرآن نے بحث کی اور یہ چاہا کہ انسان کی ساری قوتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا ہوں۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ قرآن کے مدنظر انسان کی تمام استعدادیں تھیں اور ہر یک استعداد کی اصلاح منظور تھی اور اسی وجہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ٹھہرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر وہ تمام کام پورا ہو گیا جو پہلے اس سے کسی نبی کے ہاتھ پر پورا نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قرآن کو نوع انسان کی تمام استعدادوں سے کام پڑتا تھا اور وہ دنیا کی عام اصلاح کے لئے نازل کیا گیا تھا اس لئے تمام اصلاح اس میں رکھی گئی اور اسی لئے قرآنی تعلیم کا دین اسلام کہلایا اور اسلام کا لقب کسی دوسرے دین کو نہ مل سکا کیونکہ وہ تمام ادیان ناقص اور محدود تھے۔ غرض جبکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے تو کوئی عقلمند مسلمان کہلانے سے عار نہیں کر سکتا۔ ہاں اسلام کا دعویٰ اُسی قرآنی دین نے کیا ہے اور اسی نے اس عظیم الشان دعویٰ کے دلائل بھی پیش کئے ہیں۔''
(ست بچن روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 272 تا 274)

پس یہ قرآن کریم کی سچائی اور قرآنی دلائل ہی ہیں جو آجکل نیک فطرتوں کو اسلام کی طرف متوجہ بھی کرتے ہیں۔ غیروں میں سے بہت سارے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ان کی تسکین دل کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔

جاپان میں اللہ تعالیٰ نے ایک اطالوی شخص کو کس طرح صحیح راستہ دکھانے کا انتظام کیا۔ ٹوکیو جاپان میں ایک بُک فیئر ہو رہا تھا۔ جماعت احمدیہ اس میں شامل تھی۔ وہاں ایک اطالوی شخص آیا اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور مذہب کے حوالے سے بات چیت کی۔ پھر انہوں نے خدا کے بارے میں سوال کیا۔ بتایا کہ وہ بڑی مدت سے خدا کی تلاش میں ہے اور انہوں نے تلاش میں سعودی عرب ایمبیسی سے بھی رابطہ کیا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید وہاں سے ان کو خدا مل جائے گا۔ مکہ جا کر بھی خدا کو ڈھونڈھنے کی کوشش کی ہے لیکن کہتے ہیں مَیں کامیاب نہیں ہو سکا۔ جب انہیں بتایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امام مہدی یہی پیغام لے کر آئے ہیں کہ وہ لوگوں کو سچے خدا کا عرفان بخشیں۔ وہ خدا جو ربّ العالمین بھی ہے اور دعاؤں کو سننے والا بھی ہے ایک زندہ خدا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب 'اسلام اور عصر حاضر کے مسائل' کتاب دی گئی۔ ایک اور کتاب میری تھی ان کو وہ دی گئی۔ خیر یہ کتابیں لے کر وہ چلے گئے۔ وعدہ کر کے گئے کہ یہ کتب پڑھیں گے۔ کچھ پوچھنا ہوا تو اگلے دن دوبارہ سٹال پر آئیں گے۔ اگلے دن آئے تو کہنے لگے میرے پاس الفاظ نہیں کہ مَیں کس طرح شکر ادا کروں کہ اس کتاب میں انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو اسلامی تعلیم پیش کی گئی ہے اس نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور مجھے وہ خدا عطا کر دیا ہے جسے مَیں برسوں سے تلاش کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج واپسی پر مَیں آپ لوگوں کے ساتھ ہی احمدیہ سینٹر جانا چاہتا ہوں اور نماز پڑھ کر اس خدا کی غلامی میں آنا چاہتا ہوں جو ہمارا خالق و مالک ہے اور اسی مذہب کو قبول کرنا چاہتا ہوں جس نے مجھے صحیح رستہ دکھایا۔ اگلے مرحلے کے طور پر انہیں 'مسیح ہندوستان میں' پیش کی گئی۔ پھر باقی کتابیں دی گئیں۔ بہرحال ہر کتاب پڑھ کر یہی کہتے تھے کہ یہ زبردست علمی کاوش اور تحقیق ہے۔ پھر انہوں نے وضو کرنے کا طریق اور نماز پڑھنے کے طریق وغیرہ سیکھے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو دکھانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''خدا نے اس رسول کو یعنی تجھ کو بھیجا ہے۔'' اپنی طرف اشارہ ہے اس سے پہلے ایک مضمون چل رہا ہے۔ ''اور اس کے ساتھ زمانہ کی ضرورت کے موافق ہدایت یعنی راہ دکھلانے کے علم اور تسلی دینے کے علم اور ایمان قوی کرنے کے علم اور دشمن پر حجت پوری کرنے کے علم بھیجے ہیں۔ اور اس کے ساتھ دین کو ایسی چمکتی ہوئی شکل کے ساتھ بھیجا ہے جس کا حق ہونا اور خدا کی طرف سے ہونا بدیہی طور پر معلوم ہو رہا ہے۔ خدا نے اِس رسول کو یعنی کامل مجدد کو'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ''اس لئے بھیجا ہے کہ تا خدا اس زمانہ میں یہ ثابت کر کے دکھلا دے کہ اسلام کے مقابل پر سب دین اور تمام تعلیمیں ہیچ ہیں۔ اور اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام دِینوں پر ہر ایک برکت اور دقیقہ معرفت اور آسمانی نشانوں میں غالب ہے۔ یہ خدا کا ارادہ ہے کہ اس رسول کے ہاتھ پر ہر ایک طرح پر اسلام کی چمک دکھلا دے۔''
(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 266)

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام کی چمک دکھائے۔ کون ہے دوسرا جو کہہ سکے کہ مجھے خدا نے بھیجا ہے۔ آج زندہ نشان ہم آپ کے ذریعے سے دیکھتے ہیں۔

پھر مذہب اسلام اپنے ماننے والوں سے کیا تقاضا کرتا ہے کہ وہ تعلیم سے فیض پا سکیں جب وہ تقاضے پورے کریں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔ اور اصطلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ (البقرۃ:113) یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اُس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ ''اعتقادی'' طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور ''عملی'' طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے۔ مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔''
(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 57-58)

ایسا شوق ہونا چاہئے۔

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ اسلام دوسرے مذاہب کی طرح صرف قصّے کہانیاں نہیں ہے۔ ماننے والوں کو صرف یہ نہیں کہتا کہ یہ کام کرو جو پرانوں نے کہہ دیا ہے اس پر عمل کرو اب تمہاری یہ ذمہ داری ہے۔ اپنے ماننے والوں سے صرف منواتا نہیں ہے بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرو اور زندہ تعلق پیدا کرواتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو تو برکات سے بھی انسان پھر فیض پاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہوسکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس امّت کے لئے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے۔ اور یہ دروازہ گویا قرآن مجید کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے۔ اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ ہی میں یہ دعا سکھائی ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ (الفاتحہ:7-6)‘ فرمایا ’’اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی راہ کے لئے جو دعا سکھائی تو اس میں انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے حصول کا اشارہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو جو کمال دیا گیا وہ معرفت الٰہی ہی کا کمال تھا۔ اور یہ نعمت ان کو مکالمات اور مخاطبات سے ملی تھی۔ اسی کے تم بھی خواہاں رہو۔ پس اس نعمت کے لئے یہ خیال کرو کہ قرآن شریف اس دعا کی تو ہدایت کرتا ہے مگر اس کا ثمرہ کچھ بھی نہیں یا اس اُمّت کے کسی فرد کو بھی یہ شرف نہیں مل سکتا اور قیامت تک یہ دروازہ بند ہو گیا ہے۔ بتاؤ اس سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ثابت ہوگی یا کوئی خوبی ثابت ہوگی؟‘‘ اس میں ہر ایک کو، مسلمانوں کو بھی جواب دے دیا ہے۔ فرمایا کہ ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے وہ اسلام کو بدنام کرتا ہے۔ اور اس نے مغزِ شریعت کو سمجھا ہی نہیں۔ اسلام کے مقاصد میں سے تو یہ امر تھا کہ انسان صرف زبان ہی سے وحدہٗ لاشریک نہ کہے بلکہ درحقیقت سمجھ لے اور بہشت دوزخ پر خیالی ایمان نہ ہو بلکہ فی الحقیقت اسی زندگی میں وہ بہشتی کیفیات پر اطلاع پا لے۔‘‘ ایسے عمل ہونے چاہئیں۔ نیک اعمال کی جنت دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ فرمایا ’’اور ان گناہوں سے جن میں وحشی انسان مبتلا ہیں نجات پالے۔ یہ عظیم الشان مقصد اسلام کا تھا اَور ہے۔ اور یہ ایسا پاک مطہر مقصد ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہیں کرسکتی اور نہ اس کا نمونہ دکھا سکتی ہے۔ کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے مگر وہ کون ہے جو دکھا سکتا ہو؟‘‘

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 286-285)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

’’انسان خدا تعالیٰ کے تعبّد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے وہ اس بات پر راضی نہیں ہوسکتا کہ وہ خدا جس کی شناخت میں اس کی نجات ہے اُسی کی شناخت کے بارے میں صرف چند بیہودہ قصوں پر حصر رکھے۔‘‘ سن لئے قصے بس کافی ہے۔ ’’اور وہ اندھا رہنا نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے متعلق پورا علم پاوے گویا اس کو دیکھ لے۔ سو یہ خواہش اس کی محض اسلام کے ذریعہ سے پوری ہوسکتی ہے۔ اگرچہ بعض کی یہ خواہش نفسانی جذبات کے نیچے چھپ گئی ہے۔ اور جو لوگ دنیا کی لذّات کو چاہتے ہیں اور دنیا سے محبت کرتے ہیں وہ بوجہ سخت محجوب ہونے کے نہ خدا کی کچھ پروا رکھتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے وصال کے طالب ہیں کیونکہ دنیا کے بُت کے آگے وہ سرنگوں ہیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ جو شخص دنیا کے بت سے رہائی پائے اور دائمی اور سچی لذت کا طالب ہو وہ صرف قصّوں والے مذہب پر خوش نہیں ہوسکتا اور نہ اس سے کچھ تسلّی پا سکتا ہے۔ ایسا شخص محض اسلام میں اپنی تسلی پائے گا۔‘‘ اور اسلام میں بھی اس صورت میں جب اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والا ہوگا۔ فرمایا ’’اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64)

ابھی میں نے وہ Italian کی مثال دی۔ کس طرح اس کو اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔

پھر آپ نے مذہب اسلام کے زندگی بخش ہونے کے بارے میں فرمایا کہ:

’’کوئی مذہب بغیر نشان کے انسان کو خدا سے نزدیک نہیں کرسکتا اور نہ گناہ سے نفرت دلا سکتا ہے۔ مذہب مذہب پکارنے میں ہر ایک کی بلند آواز ہے لیکن کبھی ممکن نہیں کہ فی الحقیقت پاک زندگی اور پاک دلی اور خدا ترسی میسر آ سکے جب تک کہ انسان مذہب کے آئینہ میں کوئی فوق العادۃ نظارہ مشاہدہ نہ کرے۔ نئی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی جب تک ایک نیا یقین پیدا نہ ہو۔ اور کبھی نیا یقین پیدا نہیں ہوسکتا جب تک موسیٰ اور مسیح اور ابراہیم اور یعقوب اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نئے معجزات نہ دکھائے جائیں۔ نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو۔ یقین نیا ہو۔ نشان نئے ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ قصوں کہانیوں کے جال میں گرفتار ہیں۔ دل غافل ہیں اور زبانوں پر خدا کا نام ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین کے شور و غوغا تمام قصّے اور کہانیاں ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو اس وقت کئی سو برس کے بعد اپنے کسی پیغمبر یا اوتار کے ہزارہا معجزات سناتا ہے وہ خود اپنے دل میں جانتا ہے کہ وہ ایک قصہ بیان کر رہا ہے جس کو نہ اُس نے اور نہ اُس کے باپ نے دیکھا اور نہ اس کے دادے کو اُس کی خبر ہے۔ وہ خود نہیں سمجھ سکتا کہ کہاں تک اس کا یہ بیان صحیح اور درست ہے کیونکہ یہ دنیا کے لوگوں کی عادت ہے کہ ایک تنکے کا پہاڑ بنا دیا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تمام قصے جو معجزات کے رنگ میں پیش کئے جاتے ہیں ان کا پیش کرنے والا خواہ کوئی مسلمان ہو یا عیسائی ہو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا جانتا ہے یا کوئی ہندو ہو جو اپنے اوتاروں کے کرشمے کتابیں اور پستک کھول کر سناتا ہے یہ سب کچھ ہیچ اور لاشَے ہیں اور ایک کوڑی ان کی قیمت نہیں ہوسکتی جب تک کہ کوئی زندہ نمونہ ان کے ساتھ نہ ہو۔ اور سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ زندہ نمونہ ہے۔‘‘ کل مبشر کاہلوں صاحب کی ایک تقریر بھی ہو رہی تھی انہوں نے صحابہ کے بھی اور بعد کے لوگوں کے بھی کئی نمونے دکھائے۔ اور یہ روز ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ ’’کیا کوئی دل اور کوئی کانشنس اس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ ایک مذہب تو سچا ہے مگر اس کی سچائی کی چمکیں اور سچائی کے نشان آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں اور ان ہدایتوں کے بھیجنے والے کے منہ پر ہمیشہ کے لئے مہر لگ گئی ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ہر ایک انسان جو سچی بھوک اور پیاس خدا تعالیٰ کی طلب میں رکھتا ہے وہ ایسا خیال ہرگز نہیں کرے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ سچے مذہب کی یہی نشانی ہو کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے نور اس مذہب میں تازہ بتازہ موجود ہوں۔‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498-497)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ چونکہ پہلے نبی ایک خاص قوم اور خاص ملک کے لئے آیا کرتے تھے اس لئے ان کی تعلیم وہیں تک تھی اور جیسا کہ مَیں نے پہلے حوالہ پڑھ دیا ہے اسلام نے فرمایا ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (المائدہ:4) یعنی آج میں نے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت کو پورا کیا ہے۔ پس اسلام تمام مسائل کا حل ہے اور تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

پھر آپ وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-306)

کسی تلوار سے نہیں، کسی خون خرابے سے نہیں بلکہ دعاؤں اور اخلاق پر زور دینے سے۔ پس آج یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ماننے والوں کا کام ہے کہ جس توحید کو پھیلانے اور جس مذہب کے قائم کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ وہ مذہب جس نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کا اعلان کیا۔ وہ مذہب جس میں تا قیامت پیدا ہونے والے تمام امور و مسائل کا حل پیش کر دیا گیا ہے۔ وہ مذہب جو آج بھی زندہ خدا سے تعلق جڑواتا ہے۔ وہ مذہب جو زندہ خدا کے وجود کے نشانات دکھاتا ہے۔ وہ مذہب جس نے آخرین میں بھی اپنا رسول بھیج کر اسے پہلوں سے ملا دیا تا کہ مذہب کی حقیقت معلوم ہو۔ وہ مذہب جس نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہونے کا طریق بتا کر اور پھر اسے قائم کر کے مومنین کے خوف کو امن میں بدل دیا۔ وہ مذہب جس نے اپنے امن اور سلامتی کے پیغام کو روز روشن کی طرح آج بھی خلافت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے دنیا پر واضح کر کے اور چمکا کر دکھا دیا۔ اس پیغام کو دنیا تک پہنچائیں۔ ان تمام اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کر دیں جو کہتے ہیں مذہب اس زمانے کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ جو کہتے ہیں آجکل کی ترقی یافتہ دنیا میں جہاں سائنس نئے نئے عجوبے دکھا رہی ہے مذہب کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہیں بتا دیں کہ مذہب اسلام خدا تعالیٰ کی ایک جامع تعلیم ہے اور سائنس اس کے تابع ہے۔ انہیں بتا دیں کہ خارق عادت نشانات کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ آج کی دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے نشانات جماعت احمدیہ انہیں دکھا سکتی ہے اور دکھاتی ہے۔ انہیں بتا دیں کہ دعاؤں کی قبولیت کوئی فرسودہ باتیں نہیں بلکہ آج بھی اسلام کا زندہ خدا اس کے خارق عادت نشانات دکھاتا ہے۔ اور دنیا کے ہر کونے میں بسنے والا احمدی یہ نشانات مشاہدہ کرتا اور دیکھتا ہے۔ دنیا کو بتا دیں کہ اسلام ہی اب دنیا کی بقا کا ذریعہ ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہی حقیقی امن کی ضمانت ہے اور اسلام کے زندہ خدا کو ماننے اور اس سے تعلق جوڑنے میں ہی تمہاری دنیا و آخرت کی زندگی ہے۔ آج دنیا میں احمدی مسلمانوں کے علاوہ کوئی اور نہیں جو یہ حقائق دنیا پر آشکار کر سکے۔ پس اٹھیں اور اس اہم فریضے کو ادا کرنے کے لئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے اپنی تمام تر استعدادیں برُوئے کار لاتے ہوئے اپنی دعاؤں کو بھی انتہا تک پہنچا دیں اور غم دنیا کو خود پر اس طرح حاوی کر لیں کہ عرش کا خدا ہمارے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہماری کوششوں کو بے انتہا برکت سے بھر دے۔ اور رُوئے زمین پر ایک ہی مذہب ہو اور ایک ہی رسول ہو اور ایک خدا ہو جو واحد و یگانہ ہے اور اس کی پرستش کی جاتی ہو۔ جس کی عبودیت کا حق ادا کیا جاتا ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعا میں دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کے لئے جو کسی بھی رنگ میں کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہے ان کے لئے دعا کریں۔ مسلم اُمّہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو پریشانیوں اور دکھوں سے بچائے اور لیڈروں اور نام نہاد مذہبی رہنماؤں اور گروپوں کے ہاتھ جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اور ظلم کر رہے ہیں ان کو ان کے ظلموں سے روکے۔ اسی طرح دنیا کی بہتری کے لئے بھی دعا کریں۔ دنیا بھی جس طرف جا رہی ہے وہ بڑی خطرناک صورتحال پیدا ہو رہی ہے جو کسی ملک میں بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کو تباہی سے بچائے اور محفوظ رکھے۔ مجھے اطلاع ملی تھی جلسے کے دوران یہاں بعض عورتوں کو چوٹیں بھی لگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت عطا فرمائے ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی اپنی حفاظت میں اپنے اپنے گھروں میں لے کر جائے۔ ہم سب ایمان میں ترقی کرنے والے ہوں۔ ہمیشہ ہم سب کو، مجھے بھی، آپ کو بھی، دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ دعا کریں۔ (دعا)

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

۞ الحمدللہ امسال ضلع ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ کی جماعتوں میں حسب روایات جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جلسہ سے 12 یوم قبل خاکسار کی طرف سے ایک آرٹیکل ’’ایک مہان آتما‘‘ کے عنوان سے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت اور اس دن کو منانے کی غرض کے متعلق اخباروں میں شائع کیا گیا۔ مورخہ 20 فروری 2015 بروز جمعۃ المبارک بمقام موسیٰ بنی، سردہ، مہوبھنڈار اور موسیٰ بنی جماعت کی طرف سے 250 غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم مجاہد انصاری صاحب بی ڈی او موسیٰ بنی جھارکھنڈ کو بھی مدعو کیا گیا۔

مورخہ 22 فروری 2015 بمقام جمشید پور زیر صدارت محترم سید جاوید انور صاحب صدر جماعت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم اور متن پیشگوئی کے بعد اس دن کو منانے کی غرض وغایت، حضرت مصلح موعودؓ کے اوصاف حمیدہ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی نے بھی جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا۔ اللہ کے فضل سے اس جلسہ کی 8 اخباروں میں خبریں شائع ہوئیں اور 3 ٹی وی چینل سے خبر نشر ہوئی۔

(حلیم خان، مبلغ انچارج ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

۞ مورخہ 22 فروری 2015 بروز اتوار بعد نماز ظہر احمدیہ مسجد برہ پورہ میں مکرم سید عبدالقیم صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عطاء الباری صاحب نے کی۔ مکرم سید ابوالفضل صاحب نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم سید اشفاق احمد صاحب نے کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات کے موضوع پر کی۔ دوران جلسہ اطفال نے نظمیں پیش کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید آفاق احمد معلم سلسلہ)

۞ مورخہ 22 فروری 2015 بروز اتوار بعد نماز عصر احمدیہ مسجد بنگلور میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ عزیز عدیل احمد ارسلان نے تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کی۔ مکرم شارق احمد سہگل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ مکرم بشارت احمد صاحب اُستاد سیکرٹری اصلاح وارشاد نے حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ مالی نظام کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم عاصم جہانگیر صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ مکرم محمد عبیداللہ صاحب قریشی نے حضرت مصلح موعودؓ کے جوانی کے حالات بیان کئے۔ مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے ’’وہ صاحب شکوہ ہوگا‘‘ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مکرم فضل الدین صاحب نے کنڑا زبان میں ایک تقریر کی۔ مکرم مدبر احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے تنظیمی کارناموں کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم کنجی احمد ماسٹر صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر پر خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ اور احترام خلافت پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد کلیم خان مبلغ انچارج بنگلور، کرناٹک)

اعلان دُعا: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بڑی بچی کو بیٹی سے نوازا ہے۔ خاکسار کی دونوں بیٹیوں داماد اور بیٹے کی صحت وسلامتی دینی دنیاوی ترقیات اور خاکسار کے مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (فضل عمر محمود۔ مبلغ سلسلہ کیندرہ پاڑہ اڑیسہ)

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

مورخہ 6۔7 فروری 2015 کو احمدیہ مسجد شیرلہ ساونت واڑی میں دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ ساڑھے نو بجے افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم عبدالشکور صاحب صدر جماعت احمدیہ ساونت واڑی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم نذیر خان صاحب نے کی۔ خاکسار نے عہدِ وفاءِ خلافت دہرایا۔ مکرم عطاء السلام صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں اس تربیتی کیمپ کی غرض وغایت بیان کی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

پہلا دن پہلا سیشن: افتتاحی اجلاس کے اختتام کے بعد پہلے سیشن کا آغاز ہوا جس میں احباب جماعت کو وضوء کے آداب، اذان کا طریق، نماز کا طریق اور مسجد میں داخل ہونے کے آداب سے روشناس کرایا گیا۔

پہلا دن دوسرا سیشن: دوسرے سیشن میں نماز کے مسنون الفاظ احباب سے سنے گئے۔ بعض نے ترجمہ بھی سنایا۔ بعدہ قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھنے والے احباب کا جائزہ لیا گیا۔

دوسرا دن: پہلا سیشن۔ دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیزم شیخ دانیال احمد نے کی۔ خاکسار نے آنحضورؐ کے ابتدائی خاندانی حالات، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروقؓ کے قبول اسلام کے واقعات بیان کئے۔ مکرم عبدالشکور صاحب نے آنحضورؐ کے حالات زندگی بیان کئے۔ مکرم مجیب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے سفر ہوشیار پور کا واقعہ بیان کیا۔ آخر پر خاکسار نے جنگ اُحد اور حضرت مسیح موعودؑ کا مقدمہ ڈاکخانہ کا واقعہ بیان کیا۔

اختتامی تقریب: مورخہ 7 فروری 2015 کو شام 3 بجے مکرم عبدالشکور صاحب کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نذیر خان بجلی صاحب نے کی۔ مکرم مجیب احمد سندھی صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ عزیزم اعجاز احمد نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے والدین کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی اور شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد اطفال وناصرات کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس پروگرام میں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بھی پردے کی رعایت سے شامل تھیں۔ اس تربیتی کیمپ میں شامل ہونے والے افراد جماعت کے کھانے کا بھی انتظام تھا۔ اس ذمہ داری کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ بخوبی نبھایا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس تربیتی کیمپ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(عبدالستار، مبلغ ساونت واڑی۔ گوا)

اعلان دُعا: خاکسار کے بیٹے عزیزم سید طاہر احمد عجب شیر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5 مارچ 2015 کو بیٹے سے نوازا ہے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے اس کا نام ’’سید عاشر احمد‘‘ تجویز فرمایا ہے۔ عزیزم محمد خواجہ صاحب شوراپوری کا پڑنواسہ اور محترم مولوی سید عبدالرحمن صاحب مرحوم کا پڑپوتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں زچہ بچہ کی صحت وسلامتی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (سید محمود احمد عجب شیر۔ تیاپور، کرناٹک)

ریاکاری کا بد انجام

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کر دے گا اور جو ریاکاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دے گا۔
(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الریاء والسمعۃ حدیث نمبر 6018)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association . USA.
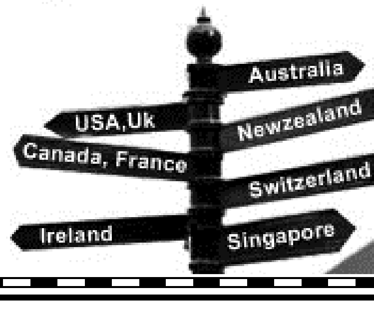

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

نکاح شادی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے اور وہی رشتے کامیاب ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی باتوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں کہ ہر رشتے کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21فروری 2013 بروز جمعرات مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا: تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ مصباح حیدر بنت مکرم حیدر الدین ٹیپو صاحب کراچی کا ہے جو عزیزم اعزاز احمد خواجہ ابن مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب سیالکوٹ کے ساتھ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے کیونکہ لڑکا یہاں نہیں ہے اس لئے مکرم بشیر احمد مبشر صاحب ان کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:

نکاح شادی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے اور وہی رشتے کامیاب ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی باتوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں کہ ہر رشتے کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور نہ صرف لڑکا لڑکی جو بندھن میں پروئے جارہے ہیں بلکہ دونوں خاندانوں کو بھی ایک دوسرے کا احترام اور عزت کرنی چاہیئے اور پھر شادیاں کامیاب بھی ہوتی ہیں۔ دوسرے جب بھی یہ رشتے قائم ہوں تو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مختلف طبائع ہوتی ہیں اور مختلف طبائع اسی وقت ایک کامیاب زندگی گزار سکتی ہیں۔ جب ایک دوسرے کی برائیاں نظر انداز کی جائیں اور ایک دوسرے کی خوبیاں اور اچھائیاں تلاش کی جائیں۔ اگر رشتوں میں یہ شروع ہو جائے، اکثریت میں یہ بات پیدا ہو جائے تو ہمارے ہاں آج کل بعض دفعہ جو بعض رشتے ٹوٹتے ہیں اور قابل فکر حد تک اس میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔

اللہ کرے کہ یہ رشتہ جو آج قائم ہونے والا ہے یہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ عزیزہ مصباح حیدر، حیدر الدین ٹیپو صاحب کی بچی ہے اور بڑے اخلاص سے جماعت سے اور خلافت سے تعلق رکھنے والی بچی ہے۔ مجھے ایک دو دفعہ اس کا تجربہ ہوا ہے۔ بعض باتوں پر میں نے اسے روکا، جو اس کی مرضی کے خلاف باتیں تھیں۔ بعض رشتے تھے تو فوراً اس نے اس پر عمل کیا۔ کسی قسم کی چوں چرا نہیں کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کو اس رشتہ میں ہمیشہ خوشیاں ہی ملیں۔ ٹیپو صاحب بھی ویسے تو اپنا Business کرنے والے ہیں لیکن پرانا احمدی خاندان ہے اور اللہ کے فضل سے آج کل جماعت کی بعض خدمات مرکز میں بھی اور قادیان میں بھی ان کے سپرد کی گئی ہیں جو انہوں نے بڑے احسن رنگ میں سرانجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے اور بچوں کی طرف سے خوشیاں دکھائے۔ اسی طرح خواجہ اعزاز جو ہیں خواجہ مظفر احمد صاحب سیالکوٹ کے بیٹے ہیں۔ یہ خاندان بھی پرانا خاندان ہے۔ خدمت کرنے والا خاندان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جوڑے کو آئندہ کامیاب زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین نسل پیدا ہو۔ آمین۔ اب ان چند الفاظ کے ساتھ نکاح کا اعلان کروں گا۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
شعبہ ریکارڈ، دفتر پی ایس لندن)

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نماز جنازہ حاضر و غائب

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 28 فروری 2015ء بروز ہفتہ قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب (ابن مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب آف ٹوٹنگ)

24 فروری 2015ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے لمبا عرصہ اپنے گاؤں چک نمبر 37 جنوبی سرگودھا میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ 1991ء میں آپ یوکے شفٹ ہو گئے اور یہاں مسجد بیت الفتوح میں سیکورٹی میں خدمت بجا لاتے رہے۔ انتہائی شریف النفس، خوش مزاج، چندہ جات میں باقاعدہ، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ کو اپنے گاؤں میں احمدیہ مسجد کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب:

1۔مکرم Fafanding E.K. Darbo صاحب (صدر انصاراللہ گیمبیا)

13 فروری 2015ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 1970ء میں قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیعت کے بعد آپ کو بہت سی مشکلات اور ابتلاؤں سے گزرنا پڑا مگر آپ نے بڑی استقامت سے ان کا مقابلہ کیا اور احمدیت پر آخر وقت تک ثابت قدم رہے۔ آپ کو صدر جماعت، افسر جلسہ سالانہ اور نائب امیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بوقت وفات آپ صدر مجلس انصار اللہ گیمبیا کے علاوہ سیکرٹری جائیداد کے طور پر خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے اور بہت محنت اور اخلاص کے ساتھ تمام ذمہ داریاں ادا کرتے تھے۔ بہت نیک، نرم دل، منکسر المزاج، ہمدرد، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی اور صدقات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے۔ ان کے ذریعہ بہت لوگوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ خطبات اور خطابات کے لوکل زبان میں ترجمہ کی بھی توفیق پائی۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی اور نظام جماعت کے مطیع اور فرمانبردار تھے۔ پسماندگان میں دو بیگمات کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔مکرم مطیع اللہ صاحب (ابن مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

12 جنوری 2015ء کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری مولا داد صاحب صحابیؓ حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے تھے۔ آپ کو اپنی جماعت میں سیکرٹری وقف جدید کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے مہمان نواز اور مخلص انسان تھے۔ 12 سال قبل شادی ہوئی لیکن کوئی اولاد نہیں تھی۔ مرحوم موصی تھے۔

3۔مکرمہ رضیہ ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم حمید اللہ خان ملک صاحب۔ سیالکوٹ)

29 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت ملک حسن محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت شیخ نور احمد صاحب سابق مختار عام خاندان حضرت اقدس کی نواسی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ ندیم آباد ڈسکہ میں صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ بہت دیندار، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو بے شمار احمدی اور غیر از جماعت بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

4۔مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مرحوم مربی سلسلہ ربوہ)

26 جنوری 2015ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے والی، بہت دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے بچوں اور نواسوں کی دینی تعلیم وتربیت کا خصوصی خیال رکھتی تھیں اور انہیں خلفاء کرام، بزرگان دین اور واقفین زندگی کے ایمان افروز واقعات سنایا کرتی تھیں۔ اسلامی پردہ کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ 1989ء میں جوبلی جلسہ سالانہ یوکے میں شریک ہونے کے بعد جرمنی گئیں۔ اپنے بیٹے سے کہا کہ مجھے جماعت کی سب مسجدیں اور نماز سنٹر دکھاؤ تاکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی عینی شاہد بن جاؤں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

5۔مکرمہ خالدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب واہلہ۔ امیر ضلع عمرکوٹ)

30 جنوری 2015ء کو 56 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 15 سال صدر لجنہ اماء اللہ مجلس نسیم آباد فارم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور بیشمار خوبیوں کی مالک ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری محبت تھی اور ہر تحریک پر فوراً لبیک کہنے کیلئے کوشاں رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

6۔مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب آف حیدر آباد)

30 جنوری 2015ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 9 سال صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد اور سات سال صدر لجنہ ضلع حیدر آباد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت عبادت گزار، قرآن کریم سے محبت رکھنے والی، غریب پرور، مہمان نواز نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ کئی بچوں اور عورتوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ بیماری کا طویل عرصہ بہت صبر سے گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

7۔مکرم محمد سلیم احمد گیلانی صاحب (جرمنی)

4 فروری 2015ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد 1966ء میں 17 سال کی عمر میں جب بیعت کی سعادت حاصل کی تو خاندان اور والدہ کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ ثابت قدم رہے۔ 1976ء میں جرمنی آگئے جہاں Bad Nauheim (باڈ نوہائم) میں پہلے صدر جماعت اور پھر فرینکفرٹ سٹی میں سیکرٹری تعلیم اور پھر نیشنل مجلس عاملہ میں سیکرٹری وصایا کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ آپ حافظ قرآن تھے۔ بچوں اور بچیوں کو تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھانے کیلئے کلاسز بھی لیتے رہے۔ آپ کو دو سال قبل حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ ایک فدائی احمدی اور بہت ملنسار، خوش اخلاق اور احمدیت کے لئے غیرت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

8۔مکرمہ امۃ الاعلیٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم طاہر عمران خان صاحب۔ اسلام آباد پاکستان)

7 فروری 2015ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم عبدالخالق بٹ صاحب سابق امیر جماعت ایران کی بیٹی تھیں۔ بہت دعا گو، خوش اخلاق، مہمان نواز، ہمیشہ حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے کوشاں رہنے والی اور بہت سی خوبیوں کی مالک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

9۔مکرم نصیر الدین صاحب (سرینام، جنوبی امریکہ)

7 فروری 2015ء کو مختصر علالت کے بعد 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 1979ء میں قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی اور تادم آخر پورے صدق اور وفا کے ساتھ ایمان پر قائم رہے۔ بڑے کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ آپ کو درثمین کی بہت سی نظمیں یاد تھیں اور لمبا عرصہ جماعتی پروگراموں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنانے کی توفیق پائی۔ اپنے بچوں کی تربیت کیلئے احسن رنگ میں کوشاں رہے اور اپنے عمل سے بچوں کو باقاعدگی سے نماز پڑھنے اور جماعت کا فعال وجود بننے کی تلقین کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم شمشیر علی صاحب آج کل سرینام جماعت کے نیشنل صدر ہیں۔

10۔مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب معاون ناظر امور عامہ ربوہ)

8 فروری 2015ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت نیک سیرت، باوفا چندہ جات کی ادائیگی میں نمایاں، پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنے والی، صابرہ وشاکرہ اور بہت سی خوبیوں کی حامل مخلص خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی دینی تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 8 بچے بچیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

11۔مکرم میر نورالدین صاحب (دارالنصر وسطی ربوہ)

2 اکتوبر 2014ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت الف دین صاحبؓ آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، دیندار، دعا گو، چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے غریب پرور نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور محبت کا تعلق تھا۔ 1987ء سے ہر سال بڑی باقاعدگی سے جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کیلئے لندن آیا کرتے تھے۔

12۔مکرم ڈاکٹر مظفر احمد گوندل صاحب (سرگودھا)

16 اکتوبر 2014ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنی جماعت کے فعال رکن تھے۔ آپ کو قائد ضلع، قائد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ اور ناظم ضلع مجلس انصار اللہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ بوقت وفات آپ نائب امیر سرگودھا شہر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ اپنی ذمہ داریاں بہت احسن رنگ میں ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی ملی۔

13۔عزیزہ نور الایمان (بنت مکرم وقاص احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ۔ محمد نگر لاہور)

14 جنوری 2015ء کو صرف 3 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت ذہین اور لائق بچی تھی۔ کم عمری میں ہی باتیں کرنا شروع کر دی تھیں۔ جب بھی ایم ٹی اے پر حضور انور کا خطبہ لگتا تو کہتی کہ حضور آ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ❀❀

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بقیہ: از صفحہ 2

نہیں۔ ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا، مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد، انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا اور اولاد ولد الزّنا۔“ (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۹۷،۹۸ مرتبہ مفتی اعظم ہند)

(۶) جماعت اسلامی کے متعلق بریلوی اور دیوبندی علماء یہ قطعی فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ :

”مودودی صاحب کی تصنیفات کے اقتباسات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کے خیالات اسلام کے مقتدایان اور انبیائے کرام کی شان میں گستاخی کرنے سے مملو ہیں۔ ان کے ضالّ مضلّ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ میری جمیع مسلمانان سے استدعا ہے کہ ان کے عقائد وخیالات سے مجتنب رہیں اور ان کو اسلام کا خادم نہ سمجھیں اور مغالطے میں نہ رہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصلی دجّال سے پہلے تیس دجّال اور پیدا ہوں گے جو اس دجّال اصلی کا راستہ صاف کریں گے۔ میری سمجھ میں ان تیس دجّالوں میں ایک مودودی ہیں۔“ فقط والسلام

(محمد صادق عفی عنہ مہتمم مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۷۱ھ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب صفحہ ۹۷ مرتبہ مولوی احمد علی انجمن خدام الدین لاہور)

پھر ان کے پیچھے نماز کی حرمت کا واضح اعلان کرتے ہوئے جمیعت علماء اسلام کے صدر مولانا مفتی محمود فرماتے ہیں:

”میں آج یہاں پریس کلب حیدر آباد میں فتویٰ دیتا ہوں کہ مودودی گمراہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ اس کے اور اس کی جماعت سے تعلق رکھنے والے کسی مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز اور حرام ہے اس کی جماعت سے تعلق رکھنا صریح کفر اور ضلالت ہے۔ وہ امریکہ اور سرمایہ داروں کا ایجنٹ ہے۔“ (ہفت روزہ زندگی ۱۰۔نومبر ۱۹۶۹ء منجانب جمعیۃ گارڈ۔ لائل پور)

(۷) احراریوں کے متعلق واقفِ اسرار جناب مولوی ظفر علی خاں صاحب یہ اعلان عام فرما رہے ہیں کہ درحقیقت یہ لوگ اسلام سے بیزار ہی نہیں بلکہ یقیناً اسلام کے غدار ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے :

اللہ کے قانون کی پہچان سے بے زار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بے زار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بے زار
کافر سے موالات مسلمان سے بے زار
اس پر ہے یہ دعویٰ کہ ہیں اسلام کے احرار
احرار کہاں کے یہ، ہیں اسلام کے غدار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدار
بیگانہ یہ بدبخت ہیں تہذیب عرب سے
ڈرتے نہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے
مل جائے حکومت کی وزارت کسی ڈھب سے
سرکار مدینہ سے نہیں ان کو سروکار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدار
(زمیندار۔ ۲۱؍اکتوبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۶)

پھر مولانا مودودی صاحب مولوی ظفر علی خان صاحب کی ایک گونا تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”اس کارروائی سے دو باتیں میرے سامنے بالکل عیاں ہوگئیں ایک یہ کہ احرار کے سامنے اصل سوال تحفّظ ختمِ نبوّت کا نہیں ہے بلکہ نام اور سہرے کا ہے۔ اور یہ لوگ مسلمانوں کے جان و مال کو اپنی اغراض کے لئے جوئے کے داؤں پر لگا دینا چاہتے ہیں دوسرے یہ کہ رات کو بالاتفاق ایک قرارداد طے کرنے کے بعد چند آدمیوں نے الگ بیٹھ کر ساز باز کیا ہے اور ایک دوسرا ریزولیشن بطور خود لکھ لائے ہیں..... میں نے محسوس کیا کہ جو کام اس نیت اور ان طریقوں سے کیا جائے اس میں کبھی خیر نہیں ہو سکتی اور اپنی اغراض کے لئے خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہو سکتے۔“

(روزنامہ تسنیم لاہور ۲ جولائی ۱۹۵۵ء صفحہ ۳ کالم ۴،۵)

کیا ان دل دہلا دینے والے فتاویٰ کی موجودگی میں احمدیوں پر کوئی دور کی بھی گنجائش اس اعتراض کی باقی رہ جاتی ہے کہ وہ مذکورہ بالا فرقوں کے ائمہ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

آج کل کے علماء کا فیصلہ تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسلمانی باقی رکھنی ہے تو نماز چھوڑ دو ورنہ جس کے پیچھے نماز پڑھو گے پکے کافر اور جہنمی قرار دیئے جاؤ گے۔ ایک بچنے کی راہ یہ رہ گئی تھی کہ کسی کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ تو احمدیوں پر یہ راہ بھی بند کر دی گئی اور یہ فتویٰ بھی دے دیا گیا کہ جو کسی دوسرے فرقہ کے پیچھے نماز نہ پڑھے وہ بھی کافر اور غیر مسلم اقلیت۔ پڑھے تب کافر نہ پڑھے تب کافر۔ آخر کوئی جائے تو کہاں جائے؟

یہ ماحول تھا جس میں معترض مبارک پوری کو یہ ”دُور“ کی سوجھی کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے قائد اعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اگلی قسط میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض نہایت بصیرت افروز اقتباسات پیش کیے جائیں گے جن سے معلوم ہوگا کہ دراصل غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے کیوں منع فرمایا ہے۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7214 میں سلیق احمد نائک ولد مکرم شفیق احمد نائک صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان مستقل پتہ: کوریل کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ملک محمد مقبول طاہر العبد: سلیق احمد نائک گواہ: انیس احمد نایک

مسل نمبر:7215 میں مسعود احمد خان ولد مکرم عبد اللطیف خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ، طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: ہُگلا بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مظفر احمد ظفر العبد: مسعود احمد خان گواہ: فرحت احمد ملکانہ

مسل نمبر:7216 میں منور احمد ایم ولد مکرم ایم ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: کوڈیاتھور کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حسیب احمد ایم العبد: منور احمد ایم گواہ: ایم طاہر احمد کریم

مسل نمبر:7217 میں یونس محمد ولد مکرم زکریا محمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان مستقل پتہ: کیرنگ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شعیب احمد العبد: یونس محمد گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر:7218 میں عبد القیوم وگے ولد مکرم عبد الرشید وگے صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان مستقل پتہ : آسنور کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: طاہر احمد بیگ العبد: عبد القیوم وگے گواہ: محمود فانی

مسل نمبر:7219 میں فیضان احمد خان ولد مکرم غلام حیدر خان صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان مستقل پتہ: پنکال اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مظفر احمد ظفر العبد: فیضان احمد خان گواہ: فرحت احمد

مسل نمبر:7220 میں کے اے طاہر احمد ولد مکرم کے پی عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ، طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان مستقل پتہ: کلکلم۔ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ایس وی شبیل احمد العبد: کے اے طاہر احمد گواہ: ایس شفیق

مسل نمبر:7221 میں مبشر احمد منیر ولد مکرم منیر الحق صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان مستقل پتہ: ڈائمنڈ ہاربر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اپریل 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: بلال احمد گنائی العبد: مبشر احمد منیر گواہ: محمد شفیق کے این

ہر احمدی کو ہمیشہ پُر اعتماد رہنا چاہئے کہ قرآن کریم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور یہ قرآن کریم کی تائید ہی ہے جو ہر روز جماعت کی تعداد کو پاک فطرت لوگوں کے سینے روشن کرکے بڑھا رہی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 13/ مارچ 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمودہ بعض باتیں بیان کروں گا جن کا تعلق براہ راست یا بالواسطہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ہے۔ ان سے بہت سی سبق آموز باتیں سامنے آتی ہیں جن سے آجکل بھی اپنے راستے متعین کرنے کی طرف رہنمائی ملتی ہے۔

پہلا واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا پہلا بیان جو ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبلیغ کے بارے میں جوش اور کس طرح جماعت کو دیکھنا چاہتے تھے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تبلیغ اسلام کے لئے جو جوش اور درد تھا جس کا اثر وہ اپنے جماعت کے افراد پر بھی دیکھنا چاہتے تھے اس بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تبلیغ سلسلہ کے لئے عجیب عجیب خیال آتے تھے اور وہ رات دن اسی فکر میں رہتے تھے کہ یہ پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچ جائے۔ ایک مرتبہ آپ نے تجویز کی کہ ہماری جماعت کا لباس ہی الگ ہوتا کہ ہر شخص بجائے خود ایک تبلیغ ہو سکے۔ اس پر مختلف تجویزیں ہوئیں۔ یعنی یہ پہچان ہو جائے کہ یہ احمدی ہے۔ اب صرف ایک علیحدہ پہچان تو کوئی چیز نہیں ہے۔ یقیناً آپ کی یہی خواہش ہوگی کہ اس طرح جہاں ایک لباس دیکھ کر اور پھر عملی اور اعتقادی حالت دیکھ کر غیروں کی توجہ ہوگی وہاں خود بھی احساس رہے گا کہ میں ایک احمدی کی حیثیت سے پہچانا جاؤں گا اس لئے میں نے اپنی عملی اور اعتقادی حالت کو درست بھی رکھنا ہے۔

پس آج بھی یہ ہمیں احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ لباس کوئی چیز نہیں لیکن کم از کم ہماری حالتیں ایسی ہوں کہ ہر ایک ہمیں دیکھ کے پہچان سکے کہ یہ احمدی ہے اور یہ دوسروں سے منفرد ہے۔ لباس کا ذکر ہو رہا تھا کہ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کس طرح کا مبلغ کو یا ایک دین کے کام کرنے والے کی شکل ہونی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ تبلیغ کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ مبلغ کی شکل مؤمنانہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پس میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان کی ظاہری شکل اسلامی شعار کے مطابق ہونی چاہئے اور انہیں اپنی داڑھیوں میں بالوں میں اور لباس میں سادگی اختیار کرنی چاہئے۔ اسلام تمہیں صاف اور نظیف لباس پہننے سے نہیں روکتا۔ صاف لباس ہو نفاست ہو اس سے نہیں روکتا بلکہ وہ خود حکم دیتا ہے کہ تم ظاہری صفائی کو ملحوظ رکھو اور گندگی کے قریب بھی نہ جاؤ مگر لباس میں تکلف اختیار کرنا منع ہے۔

تبلیغ کے حوالے سے آپ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ تبلیغ پر خاص طور پر زور دیا جائے۔ دہلی آپ گئے تو فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے میں اس وقت چھوٹا سا تھا۔ میں یہاں آیا اور اپنے رشتہ داروں کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ حیدرآباد کے ایک رشتے کے بھائی بھی ہماری رشتے کی اس نانی کے پاس ملنے آئے تھے جن کے پاس حضرت اماں جان ٹھہری ہوئی تھیں۔ انہوں نے میری طرف اشارہ کر کے پوچھا اس رشتے کے بھائی نے کہ یہ لڑکا کون ہے۔ نانی نے کہا کہ فلاں کا لڑکا ہے۔ یعنی حضرت اماں جان کا نام لیا۔ حضرت اماں جان کا نام سن کر وہ مجھے کہنے لگے کہ تمہارے ابا نے کیا شور مچا رکھا ہے لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کے خلاف کئی قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس وقت میری عمر چھوٹی تھی مگر بجائے اس کے کہ میں گھبراؤں کیونکہ مجھے وفات مسیح کی بحث اچھی طرح یاد تھی میں نے وفات مسیح کے متعلق بات شروع کر دی۔ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تو صرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور اس زمانے میں جو مسیح موعود اور مہدی معہود آنے والا ہے وہ اسی امت میں سے آئے گا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن کریم کی ان آیات میں سے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ۔ والی آیت یاد تھی تو میں نے اس کے متعلق سارے مضمون کو اچھی طرح کھول کر بیان کیا تو وہ بڑے حیران ہو کر کہنے لگے کہ واقعی اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں مگر یہ مولوی لوگ کیوں شور مچاتے ہیں؟ تو میں نے کہا انہیں کہ یہ بات تو پھر ان مولویوں سے پوچھئے۔ لیکن نانی کا ردّ عمل کیا ہوا۔ فرماتے ہیں کہ ہماری نانی نے شور مچا دیا کہ توبہ کرو توبہ کرو۔ اس بچے کا دماغ پہلے ہی ان باتوں کو سن کر خراب ہوا ہوا تھا تم نے تصدیق کر کے اسے کفر پر پکا کر دیا۔

پھر تبلیغ کے حوالے سے ہی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کے تبلیغ کے طریق کو بیان فرماتے ہیں کہ میاں شیر محمد صاحب اَن پڑھ آدمی تھے یکہ چلاتے تھے۔ ان کا طریق تھا کہ سواری کو یکے میں بٹھا لیتے اور یکہ چلاتے جاتے اور سواریوں سے گفتگو شروع کر لیتے۔ اخبار الحکم منگواتے تھے۔ جیب سے اخبار نکال لیتے اور سواریوں سے پوچھتے آپ میں سے کوئی پڑھا ہوا ہے۔ اگر کوئی پڑھا ہوا ہوتا اسے کہتے کہ یہ اخبار میرے نام آئی ہے ذرا اس کو سنا تو دیجئے۔ جب وہ اخبار پڑھنا شروع کرتا تو وہ جرح شروع کر دیتے کہ یہ کیا لکھا ہے اس کا کیا مطلب ہے یعنی یہ خود میاں شیر محمد صاحب اس طرح جرح کرتے کہ اس کے ذہن کو جواب دینا پڑتا اور بات اچھی طرح اس کے ذہن نشین ہو جاتی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ انہوں نے مجھے سنایا تھا تو اس وقت تک ان کے ذریعے درجن سے زیادہ احمدی ہو چکے تھے۔ یہ صرف الفضل یا الحکم پڑھانے کے ذریعہ سے۔ اس کے بعد بھی وہ کئی سال تک زندہ رہے۔ نا معلوم کتنے آدمی ان کے ذریعہ اسی طریق پر احمدیت میں داخل ہوئے۔ غرض ضروری نہیں کہ ہمیں کام شروع کرنے کے لئے بڑے عالم آدمیوں کی ضرورت ہے کیونکہ علماء کو مذہب کی باریکیوں میں جانا پڑتا ہے اس لئے ان کو علم حاصل کرنے میں کافی عرصہ لگ جاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باوجود فرمایا کہ الدین یسر۔ کہ دین آسانی کا نام ہے۔ پس دعوت الی اللہ کے لئے ضروری نہیں کہ علمی بحثوں اور بڑے بڑے سیمیناروں اور فنکشنوں کا سہارا لیا جائے حالات کے مطابق طریق نکالنے چاہئیں۔ اس زمانے میں بھی بہت سے احمدی ایسے ہیں جو اپنے طور پر تبلیغ کے طریقے نکالتے ہیں اور اللہ کے فضل سے بڑے کامیاب ہیں۔

(پھر حضرت مصلح موعودؓ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے ایک مشترک دوست کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ ان کا نام نظام الدین تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دعویٰ ماموریت کیا اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا تو ان کے دل کو بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیکی پر بہت یقین تھا۔ وہ لدھیانہ میں رہا کرتے تھے اور مخالف لوگ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف کچھ کہتے تو وہ ان سے جھگڑ پڑتے اور کہتے کہ تم پہلے حضرت مرزا صاحب کی حالت کو تو جا کر دیکھو۔ وہ تو بہت ہی نیک آدمی ہیں اور میں نے ان کے پاس رہ کر دیکھا ہے کہ اگر انہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن شریف سے کوئی بات سمجھا دی جائے تو وہ فوراً ماننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ فریب ہرگز نہیں کرتے۔ اگر ان کو قرآن سے سمجھا دیا جائے کہ ان کا دعویٰ غلط ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ فوراً مان جائیں گے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ قرآن کی بات سن کر پھر کچھ نہیں کہا کرتے۔ آخر ایک دن انہیں خیال آیا کہ لدھیانہ سے قادیان پہنچے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ کیا آپ نے اسلام چھوڑ دیا ہے اور قرآن سے انکار کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ قرآن کو تو میں مانتا ہوں اور اسلام میرا مذہب ہے۔ کہنے لگے الحمد للہ۔ میں لوگوں سے یہی کہتا رہتا ہوں کہ وہ قرآن کو چھوڑ ہی نہیں سکتے۔ پھر کہنے لگے اچھا اگر میں قرآن مجید سے سینکڑوں آیتیں اس امر کے ثبوت میں دکھا دوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ چلے گئے ہیں تو کیا آپ مان جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ سینکڑوں آیات کا تو ذکر کیا اگر آپ ایک ہی آیت مجھے ایسی دکھا دیں تو میں مان لوں گا۔ کہنے لگے الحمد للہ میں لوگوں سے یہی بحثیں کرتا آیا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب سے منوانا تو مشکل بات نہیں یونہی لوگ شور مچا رہے ہیں۔

پھر کہنے لگے اچھا سینکڑوں نہ سہی میں اگر ایک سو آیتیں ہی حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کر دوں تو کیا آپ مان لیں گے۔ آپ نے فرمایا میں نے تو کہہ دیا ہے کہ اگر آپ ایک ہی آیت ایسی پیش کر دیں گے تو میں مان لوں گا۔ قرآن مجید کی جس طرح سو آیتوں پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح اس کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ایک یا سو آیتوں کا سوال ہی نہیں ہے۔ کہنے لگے اچھا۔ سو نہ سہی پچاس آیتیں اگر میں پیش کر دوں تو کیا آپ کا وعدہ رہا کہ آپ اپنی باتیں چھوڑ دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر فرمایا میں تو کہہ چکا ہوں کہ آپ ایک ہی آیت پیش کریں میں ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جوں جوں اس امر پر پختگی کا اظہار کرتے جائیں انہیں شبہ ہوتا جائے کہ شاید اتنی آیتیں قرآن کریم میں نہ ہوں۔ آخر کہنے لگے کہ اچھا دس آیتیں اگر میں پیش کر دوں تو پھر آپ تو ضرور مان جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے اور فرمایا میں تو اپنی پہلی بات پر ہی قائم ہوں آپ ایک آیت ہی ایسی پیش کریں۔ کہنے لگے اچھا میں اب جاتا ہوں۔ چار پانچ دنوں تک آؤں گا اور آپ کو قرآن سے ایسی آیتیں دکھلا دوں گا۔

ان دنوں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لاہور میں تھے اور حضرت خلیفہ اول بھی وہیں تھے اور مولوی محمد حسین بٹالوی سے اس وقت مباحثے کے لئے شرائط کا تصفیہ ہو رہا تھا۔ مباحثے کا موضوع وفات مسیح تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی یہ کہتے تھے کہ چونکہ قرآن مجید کی مفسر حدیث ہے اس لئے جب حدیثوں سے کوئی بات ثابت ہو جائے تو وہ قرآن مجید کی ہی بات سمجھی جائے گی اسلئے حدیثوں کی رو سے وفات و حیات مسیح پر بحث ہونی چاہئے اور حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں یعنی خلیفہ اول کہ قرآن مجید حدیث پر مقدم ہے اس لئے بہر صورت قرآن سے اپنے مدعا کو ثابت کرنا ہوگا۔ اس پر بہت دنوں تک بحث رہی۔ اس دوران میں میاں نظام الدین صاحب وہاں پہنچے اور کہنے لگے تمام بحثیں بند کر دو میں اب حضرت مرزا صاحب سے مل کر آیا ہوں اور وہ بالکل توبہ کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور ان سے یہ وعدہ لے کر آیا ہوں کہ قرآن سے دس آیتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر جانے کے متعلق دکھا دی جائیں تو وہ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل ہو جائیں گے۔ آپ مجھے ایسی دس آیتیں بتلا دیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طبیعت میں بڑا غصہ تھا۔ جلد باز تھے کہنے لگے کمبخت تو نے میرا سارا کام خراب کر دیا۔ میں دو مہینے سے بحث کر کے ان کو حدیث کی طرف لایا تھا اب تو پھر قرآن کی طرف لے گیا ہے۔ میاں نظام الدین صاحب کہنے لگے اچھا تو دس آیتیں بھی آپ کی تائید میں نہیں۔ وہ کہنے لگے تو جاہل آدمی ہے تجھے کیا پتا کہ قرآن کا کیا مطلب ہے۔ وہ کہنے لگے اچھا تو پھر جدھر قرآن ہے ادھر ہی میں بھی۔ یہ کہہ کر وہ قادیان آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ پُر اعتماد رہنا چاہئے کہ قرآن کریم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اور یہ قرآن کریم کی تائید ہی ہے جو ہر روز جماعت کی تعداد کو پاک فطرت لوگوں کے سینے روشن کر کے بڑھا رہی ہے۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ مخالفت بھی ہدایت کا موجب ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب مخالفت ترقی کرتی ہے تو جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی ہے اور جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں جب کوئی دوست

یہ ذکر کرتے کہ ہمارے ہاں بڑی مخالفت ہے تو آپ فرماتے یہ تمہاری ترقی کی علامت ہے۔ جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے کیونکہ مخالفت کے نتیجے میں کئی ناواقف لوگوں کو بھی سلسلے سے واقفیت ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ان کے دل میں سلسلے کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور جب وہ کتابیں پڑھتے ہیں تو صداقت ان کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔

حضرت مصلح موعود یہ بیان فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ احمدی ہونے کے بعد ایک اَن پڑھ کو بھی کس طرح عقل دے دیتا ہے اور وہ حاضر جواب ہو جاتا ہے ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ لدھیانے کے علاقے کے ایک شخص میاں نور محمد صاحب تھے۔ انہوں نے ادنیٰ اقوام میں تبلیغ اسلام کا بیڑہ اٹھایا ہوا تھا۔ اور سینکڑوں خاکروب ان کے مرید ہو گئے تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کے بعض مرید بعض دفعہ یہاں بھی آ جایا کرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ حضرت مرزا صاحب ہمارے پیر کے پیر ہیں۔ یہاں ہمارے ایک رشتے میں چچا نے محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور آپ کے دعوے کا تمسخر اڑانے کے لئے اپنے آپ کو چوڑوں کا پیر مشہور کیا ہوا تھا اور کچھ تو نہیں کر سکے چوڑوں کا پیر مشہور کر دیا اور ان کا دعویٰ تھا کہ میں لال بیگ ہوں یعنی خاکروبوں کا پیشوا ہوں۔ ایک دفعہ بعض وہ لوگ جو خاکروبوں سے مسلمان ہو چکے تھے یہاں آئے۔ انہیں حقے کی عادت تھی۔ ان صاحب کی مجلس میں یعنی یہ جو اپنے آپ کو خاکروبوں کا پیر کہتے تھے ویسے مغل تھے۔ ان صاحب کی مجلس میں جو انہوں نے حقہ دیکھا تو حقے کی خاطر ان کے پاس جا بیٹھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے ان رشتے کے چچا نے ان سے مذہبی گفتگو شروع کر دی اور کہا کہ تم مرزا صاحب کے پاس کیوں آئے ہو؟ تم تو دراصل میرے مرید ہو۔ جب ان سے ہمارے چچا نے سوال کیا کہ مرزا صاحب نے تم کو کیا دیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اور تو کچھ نہیں جانتے لیکن اتنی بات پھر بھی سمجھ سکتے ہیں کہ لوگ پہلے ہم کو چوڑے کہتے تھے لیکن مرزا صاحب سے تعلق کی وجہ سے اب ہمیں مرزائی کہتے ہیں۔ گویا ہم چوڑے تھے اب ان کے طفیل مرزا بن گئے لیکن آپ پہلے مرزا تھے اور مرزا صاحب کی مخالفت کی وجہ سے چوڑے بن گئے۔

مولویوں نے جو یہ غلط تاثر عامۃ المسلمین کو دیا ہوا ہے کہ حضرت مسیح ہاتھ سے پرندے بناتے تھے اور پھر ان میں جان ڈالتے تھے اور وہ عام پرندوں کی طرح اڑنے لگ جاتے تھے یہ قرآن کریم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ روحانی قابلیت کے لوگوں کو تربیت دے کر اس قابل بنا دیتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف روحانی پرواز کرنے لگ جائیں۔ بہر حال ایک ایسے نظریہ رکھنے والے مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گفتگو کر رہے تھے۔ تو آپ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ ایک مولوی سے پوچھا کہ آپ جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح پرندے پیدا کیا کرتے تھے تو جو پرندے ہمیں دنیا میں نظر آتے ہیں ان میں سے کچھ خدا تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہوں گے اور کچھ مسیح کے۔ کیا آپ ان دونوں میں کوئی امتیازی بات بتا سکتے ہیں جس سے معلوم ہو سکے کون سے خدا کے پیدا کردہ ہیں اور کون سے مسیح کے۔ اس پر وہ مولوی صاحب پنجابی میں بولے۔ اے تے ہن مشکل اے دونوں رَل مل گئے نیں۔ یعنی یہ کام تو اب مشکل ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اور مسیح کے پیدا کئے ہوئے پرندے آپس میں مل جل گئے ہیں۔ اب ان دونوں میں امتیاز مشکل ہے۔

ہمیں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وفات مسیح کا مسئلہ کوئی نظریاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ توحید کے قیام کے لئے انتہائی ضروری ہے اور حضرت مسیح موعود نے آ کر اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا تھا۔ اس مسئلے نے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور ہم جب تک اسے پیس نہ ڈالیں گے آرام کا سانس نہیں لے سکتے۔ اب بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ کیا مسئلہ ہے مگر یہ احدیت کے رستے میں روکیں ہیں جنہیں دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس قدر جوش تھا۔ اور یہی وہ جوش تھا جس نے خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچا اور صداقت کے لئے بنیاد قائم کر دی۔ اور ہم میں ہر ایک جسے اسلام سے محبت ہے سمجھ سکتا ہے کہ یہ محض ایک چنگاری ہے اس آگ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی۔

پس ہماری تمام کوششیں اسی نقطہ پر گھومنی چاہئیں اور اسی پر محصور ہونی چاہئیں لیکن اگر ہم اس بات کو نہیں سمجھ سکتے تو جو کام ہم کریں گے گو وہ بظاہر توحید ہو گا مگر دراصل وہ کسی شرک کا پیش خیمہ ہو گا۔ توحید بھی ہو لیکن شرک کا پیش خیمہ بھی ہو۔ یہ کس طرح ہوتا ہے اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک واقعہ پیش فرمایا حضرت مصلح موعود نے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک صاحب یہاں پڑھا کرتے تھے وہ روزانہ یہ بحث کیا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔ ان کے سر پر رومی ٹوپی تھی۔ ایک دن ایک شخص نے اسے بلایا اور کہا کہ کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا۔ اس شخص نے بغیر کوئی شرم محسوس کئے ہوئے کہہ دیا کہ ہاں ضرور ہوا۔ اس کی وجہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ وحدانیت تک جاتے ہیں احدیت تک نہیں پہنچتے۔ اب یہ دو چیزیں ہیں سمجھنے والی۔ وحدانیت اور احدیت۔ کہ وحدانیت تک تو جاتے ہیں اور احدیت تک نہیں پہنچتے جس پر پہنچ کر معلوم ہوتا ہے کہ بیشک انسان بھی ایک حد تک خالق ہے رازق ہے مگر پھر بھی خدا تعالیٰ الگ ہے اور مخلوق الگ ہے دونوں میں کوئی اتحاد ذاتی ہرگز نہیں ہے نہ ہو سکتا ہے۔

واحد اور احد کی مختصر جو لغت کے حوالے سے وضاحت کر دیتا ہوں تا کہ سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ واحد بھی ہے اور احد بھی ہے۔ وحدانیت سے مراد صفات میں واحد ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک حد تک انسان پر تو ہو سکتا ہے اور اس کی اعلیٰ ترین مثال جو کسی انسان میں آ سکتی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے لیکن صفات میں کامل تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ اور احد سے مراد اللہ تعالیٰ کا اکیلا ہونا ہے اور احد کے مقابلے پر دوسری کسی چیز کا تصور بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ حقیقی توحید اس وقت قائم ہو گی جب احدیت کی حقیقت کو ہم سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کو پورا کرتے ہوئے حقیقی توحید کے قائم کرنے والے ہوں۔

❁ ❁ ❁

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

پھر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے دادا قاضی مولا بخش صاحب تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کے معروف اہلحدیث خطیب تھے۔ جب نشان کسوف و خسوف ظاہر ہوا تو انہوں نے ایک خطبے میں رمضان المبارک کی تیرہ اور اٹھائیس تاریخ کو بالترتیب چاند گرہن اور پھر سورج گرہن کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ امام مہدی کے ظہور کا نشان ہے اب ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ امام موعود کب اور کہاں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس خطبے کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ چنانچہ محترم قاضی صاحب کو یعنی قاضی مولا بخش صاحب کو جو مولانا ابوالعطاء جالندھری کے دادا تھے ان کو اگرچہ خود قبول کرنے کی صورت پیدا نہ ہوئی مگر ان کے بڑے بیٹے یعنی مولانا ابوالعطاء صاحب کے والد حضرت میاں امام الدین صاحب کو مدعی کا علم ہوا اور کچھ مطالعہ اور غور و فکر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اور بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب فرماتے تھے کہ رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج گرہن لگنے کی پیشگوئی دار قطنی وغیرہ احادیث میں بطور علامت مہدی بیان ہوئی۔ مارچ 1894ء میں پہلے چاند ماہ رمضان میں گہنایا جب اسی رمضان میں سورج کو گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو دونوں بھائی اس ارادے سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ یہ نشان دیکھیں اور کسوف کی نماز ادا کریں ہفتے کی شام کو لاہور سے روانہ ہو کر قریباً گیارہ بجے رات بٹالہ پہنچے۔ اگلے دن علی الصبح گرہن لگنا تھا۔ شوق دیکھیں اب ان کا کتنا ہے نوجوانوں کا بھی۔ آندھی چل رہی تھی بادل چلتے اور بجلی چمکتی تھی۔ ہوا مخالف تھی اور مٹی آنکھوں میں پڑتی تھی۔ پیدل جا رہے تھے بٹالے سے قادیان۔ قدم اچھی طرح نہیں اٹھتے تھے راستہ صرف بجلی کے چمکنے سے نظر آتا تھا۔ سب نے ارادہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو راتوں رات قادیان پہنچنا ہے۔ احمدیت تو قبول کر چکے تھے نماز کسوف ادا کرنا چاہتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ چنانچہ تینوں نے راستے میں کھڑے ہو کر نہایت تضرع سے دعا کی کہ اے اللہ! جو زمین و آسمان کا قادر مطلق خدا ہے ہم تیرے عاجز بندے ہیں تیرے مسیح کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ہم پیدل سفر کر رہے ہیں سردی ہے تو ہی ہم پر رحم فرما ہمارے لئے راستہ آسان کر دے اور اس باد مخالف کو یعنی الٹی جو ہوا چل رہی تھی اس کو دور کر۔ کہتے ہیں کہ ابھی آخری لفظ دعا کا منہ سے نکلا ہی تھا کہ ہوا نے رُخ بدلا اور بجائے سامنے کے پشت کی طرف سے چلنے لگی اور ان کا سفر آسان ہو گیا۔

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بیان فرماتے ہیں کہ 1894ء کے رمضان المبارک میں مہدی آخرالزمان کے ظہور کی مشہور علامت کسوف و خسوف پوری ہو گئی وہ نظارہ آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور وہ الفاظ میرے کانوں میں گونجتے سنائی دیتے ہیں جو ہمارے ہیڈ ماسٹر مولوی جمال الدین صاحب نے اس علامت کے پورا ہونے پر مدرسے کے کمرے کے اندر ساری جماعت کے سامنے کہے تھے یعنی کلاس کے سامنے کہ مہدی آخرالزمان کی اب تلاش کرنا چاہئے وہ ضرور کسی غار میں پیدا ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ان کے ظہور کی بڑی علامت آج پوری ہو چکی ہے۔ کہتے ہیں میں بھی جماعت میں موجود تھا وہ کمرہ وہ مقام اور لڑکوں کا حلقہ اب تک میری نظروں کے سامنے ہے۔ وہ کرسی جس بیٹھے ہوئے مولانا نے یہ الفاظ کہے تھے وہ میز جس پر ہاتھ مار کر لڑکوں کو یہ خبر سنائی تھی کہ خدا کے حضور ہم کہتے ہیں خدا کے حضور ضرور اس بات کی شہادت دیں گے کہ مولوی صاحب موصوف پر اتمام حجت ہو چکی۔ باوجود اس نشان کا اعلان کرنے کے خود قبول مہدی آخرالزماں سے محروم ہی چلے گئے۔ یہ کہتے ہیں مہدی آخرالزمان۔ میرے کان ابھی تک اس نام سے ناآشنا تھے۔ یہ بھائی عبدالرحمن صاحب کہتے ہیں۔ ان کا کسی غار میں پیدا ہونا ان کے ظہور کی بڑی علامت یہ الفاظ میرے واسطے اور بھی اچنبھے تھے۔ میں مڈل میں تعلیم پاتا تھا طبیعت میں ٹوہ کی خواہش پیدا ہوئی۔ استاد سے بوجہ حجاب اور ادب پوچھ نہ سکا آخر ہم جماعتوں سے اس کا معمہ حل اپنے کلاس فیلوز سے اس کا معمے کا حل چاہا جنہوں نے اپنے مروجہ عقیدہ اور خیال کے مطابق سارا قصہ کہہ سنایا۔ میرے دل میں جو تاثرات ان قصوں کو سن کر پیدا ہوئے اور جنہوں نے میری روحانیت میں اور اضافہ کیا وہ یہ تھے۔ آٹھویں کلاس کے طالبعلم کے ذہن دیکھیں کتنا زرخیز ہے۔ فرمایا کہ نمبر ایک یہ کہ تیرہ سو سال قبل ایک واقعہ کی خبر دینا جو دوست دشمن میں مشہور ہو چکی ہو اور پھر اس کا عین وقت کے مطابق پورا ہو جانا۔

دوسری بات یہ ذہن میں آئی کہ وہ واقعہ انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ آسمان پر ہوا جہاں انسان کی پہنچ نہیں اور نہ ہی انسان کا کسی قسم کا اس میں دخل ہے تیسری بات یہ آئی کہ مہدی آخرالزمان کی شخصیت اس کا کفر کو مٹانا اسلام کو بڑھانا اور اسلامی لشکر تیار کر کے کافروں کو تلوار کے گھاٹ اتارنا اور مسلمانوں کی فتوحات کے خیالات۔ چوتھی بات یہ کہ دعا اور اس کی حقیقت خدا کا بندوں کی دعاؤں کو سننا اور قبول کرنا کیونکہ اولیائے امت محمدیہ مہدی آخرالزمان کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ آخر وہ قبول ہوئیں۔ پانچویں یہ کہ یہ باتیں اسلام کی صداقت کی واضح اور بین دلیل ہیں اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا کو پیارا اور خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک صحابی جن کا نام حضرت شیخ نصیر الدین صاحب 1858ء میں اسکندر پور ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے ایک خواب کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے لیکن سکون قلب حاصل نہ تھا۔ چنانچہ آپ نے بڑی آہ وزاری سے دعائیں شروع کر دیں کہ مولیٰ کریم تو ہی میری رہنمائی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی بلا آپ پر حملہ کرتی ہے لیکن آپ نے بندوق سے اس پر فائر کیا اور وہ دھویں کی طرح غائب ہو گئی۔ پھر آپ ایک اونچی جگہ مسجد میں نماز باجماعت میں شامل ہو گئے۔ یہ خواب آپ نے ایک مولوی صاحب سے بیان کی اس نے تعبیر بتائی کہ آپ اپنے شیطان پر غلبہ حاصل کر لیں گے اور ایک صالح جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ اسی دوران آپ نے حضرت مسیح موعود کے دعوے کے بارے میں سنا اور قادیان پہنچ کر اپنے خواب کی طرح صورتحال دیکھ کر بلا چون و چرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اس طرح سورج چاند گرہن کی پیشگوئی اور مولوی کی وہ باتیں آپ کی رہنمائی کے لئے اہم محرک ثابت ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی عقل دے اور آجکل کے جو مسلمان ہیں ان کو بھی اور بجائے زمانے کے امام کی مخالفت کرنے کے آپ کو ماننے کی ان کو توفیق عطا فرمائے۔ (بعد ازاں حضور انور نے عزیزم احمد یحییٰ باجوہ ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب آف جرمنی کا ذکر خیر فرمایا جنکی 11 مارچ 2015 کو ایک حادثہ میں وفات ہو گئی تھی۔ عزیز مرحوم جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیر تعلیم تھے۔ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے۔) ❁ ❁ ❁

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 26 March 2015 Issue No.13

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg. No. GDP/001/2013-15

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں پورا ہوا۔ پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 20؍مارچ 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج یہاں سورج گرہن تھا۔اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی گرہن لگا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر خاص طور پر دعاؤں استغفار صدقہ خیرات اور نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔اس لحاظ سے جماعت کو جہاں جہاں بھی گرہن لگنے کی خبر تھی ہدایت کی گئی تھی کہ نماز کسوف ادا کریں۔ہم نے بھی یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق یہ نماز ادا کی۔احادیث میں اللہ تعالیٰ کے خاص نشانوں میں سے ایک نشان سورج اور چاند گرہن کو قرار دیا گیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں پورا ہوا۔پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔آج کا یہ گرہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نشان کے طور پر تو نہیں کہا جا سکتا جو گرہن لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے نشان ہے مخصوص تو نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ گرہن اس طرف توجہ ضرور پھیرتا ہے جو گرہن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی نشانی کے طور پر ظاہر ہوا اور پھر آج کا گرہن اس لحاظ سے بھی اس نشان کی طرف توجہ پھیرنے کا باعث ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے بھی ایک خاص نسبت ہے پھر مارچ کا مہینہ ہونے کی وجہ سے توجہ ہوتی ہے کیونکہ تین دن بعد اسی مہینہ کو 23؍مارچ کو یوم مسیح موعود بھی ہے۔ گویا یہ مہینہ یہ دن اور یہ گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ کو یاد کروانے والے ہیں اس لئے میں نے جب نماز کسوف کے خطبے کے لئے حوالے لئے تو خیال آیا کہ جمعہ کے خطبے میں بھی گرہن کے حوالے سے بات کروں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چاند سورج گرہن کی پیشگوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی اس کے بارے میں آپ کے اقتباسات پیش کروں یا ایک آدھ اقتباس پیش کروں اور اسی طرح صحابہ کے چند واقعات بھی جنہوں نے اس گرہن کو دیکھ کر سلسلے میں شمولیت اختیار کی اور اپنے ایمان کو صیقل کیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گرہنوں کو خاص طور پر بڑی اہمیت دی ہے۔ایک دفعہ آپ کی زندگی میں گرہن لگا،اس حوالے سے بہت سی احادیث ہیں ایک حدیث سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہ کے پاس آئی تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی ہیں۔میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا ہے اس وقت کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عائشہ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشان ہے انہوں نے سر ہلا کر اشارے سے کہا۔ہاں۔آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اس کا کسی کی زندگی اور موت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس میں دعا کرنی چاہئے استغفار کرنا چاہئے۔

اب میں چاند سورج گرہن کی پیشگوئی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑا تعجب ہے کہ باوجودیکہ نشان پر نشان ظاہر ہوتے جاتے ہیں مگر پھر بھی مولویوں کو سچائی کے قبول کرنے کی طرف توجہ نہیں وہ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کو شکست دیتا ہے اور وہ بہت ہی چاہتے ہیں کہ کسی قسم کی تائید الٰہی ان کی نسبت بھی ثابت ہو مگر بجائے تائید کے دن بدن ان کا خذلان اور ان کا نامراد ہونا ثابت ہوتا ہے یعنی ان کی بدنصیبی اور نامرادی ثابت ہوتی ہے۔ پیشگوئی کا اپنے مفہوم کے مطابق ایک مدعی مہدویت کے زمانے میں پورا ہو جانا اس بات پر یقینی گواہی ہے کہ جس کے منہ سے یہ کلمات نکلے تھے اس نے سچ بولا ہے لیکن کس قدر عبرت کی جگہ ہے کہ آسمان بھی ان کے مخالف ہو گیا اور زمین کی حالت موجودہ بھی مخالف ہو گئی۔ یہ کس قدر ان کی ذلت ہے کہ ایک طرف آسمان ان کے مخالف گواہی دے رہا ہے اور ایک طرف زمین صلیبی غلبے کی وجہ سے گواہی دے رہی ہے۔اور ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے اور اس کسوف وخسوف سے ہم کو خوشی پہنچی اور مخالفوں کو ذلت۔کیا وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ ایسے موقع پر جو ہم مہدی موعود کا دعویٰ کر رہے ہیں کسوف و خسوف ہو جائے اور بلاد عرب میں اس کا نام ونشان نہ ہوا اور پھر جبکہ خلاف مرضی ظاہر ہو گیا تو بیشک ان کے دل دکھے ہوں گے اور ان میں اپنی ذلت دیکھتے ہوں گے۔

اس کے بعد اب میں بعض صحابہ کے واقعات بیان کرتا ہوں ۔حضرت غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کے گاؤں میں پہلے پہل ایک صاحب مولوی بدرالدین صاحب نامی تھے۔ بندہ مولوی بدرالدین صاحب کے گھر کے سامنے ان کے ہمراہ کھڑا تھا کہ دن میں سورج کو گرہن لگا اور مولوی صاحب نے فرمایا سبحان اللہ مہدی کے علامات ظہور میں آ گئے اور ان کی آمد کا وقت آ پہنچا۔ بعد کچھ عرصہ گزرنے کے مولوی صاحب احمدی ہو گئے ۔مولوی صاحب بہت ہی مخلص اور نیک فطرت اور پراخلاص تھے۔انہوں نے اپنے والدین اور بیوی کو ایک سال کی کوشش کر کے احمدی کیا۔

پھر حافظ محمد حیات صاحب آف لالیاں اپنے ایک مضمون انہوں نے لکھا تھا ’’لالیاں میں احمدیت‘‘ لکھتے ہیں 1894ء میں سورج اور چاند گرہن کے نشان کو پورا ہونے کی وجہ سے بھی لوگوں کے دلوں میں یہ جستجو پیدا ہوئی کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور قیامت قریب ہے روایات سے پتا چلتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں گھبراہٹ کا عالم طاری تھا کہ اب کیا ہوگا قیامت آ پہنچی ہے۔اسی زمانے میں ان نشانات کا اکثر تذکرہ تھا۔ چنانچہ حافظ محمد لکھوکے نے اپنی کتاب احوال الآخرہ میں امام مہدی کے ظہور کے نشانات کا اپنی پنجابی کلام میں ذکر کیا تھا۔اسی طرح لالیاں کے ایک سجادہ نشین اور صوفی شاعر میاں محمد صدیق لالی نے بھی انہی نشانات کا اپنے کلام میں ذکر کیا۔

ان نشانیوں کے بارے میں گھر گھر تذکرہ ہوتا تھا اور عام لوگوں میں امام وقت کی جستجو تھی۔ان حالات میں مولانا تاج محمود صاحب اور دیگر چند بزرگوں نے باہمی مشورہ کیا اور ایک وفد تشکیل دیا جو قادیان جا کر مہدی علیہ السلام کو دیکھیں اور تمام نشانات جو مہدی موعود کے متعلق مختلف روایات میں ہیں ان کو پورا ہونے کا بغور جائزہ لیں اور اگر وہ نشانات پورے ہوں تو ان کی بیعت کر لی جائے۔اس وفد میں جن اشخاص کا انتخاب ہوا ان میں سر فہرست تین اشخاص تھے۔شیخ امیر الدین صاحب،میاں صاحب دین صاحب اور میاں محمد یار صاحب۔ یہ وفد پیدل روانہ ہوا۔بٹالے کے قریب پہنچے تو وہاں پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے شاگردوں نے آ لیا۔ان سے قادیان کا راستہ دریافت کیا گیا۔انہوں نے قادیان جانے کی وجہ پوچھی۔مقصد معلوم ہونے پر ان کے شاگردوں نے قادیان جانے سے منع کیا اور کہا کہ جس شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے وہ تو نعوذ باللہ جھوٹا ہے۔جب یہ قادیان پہنچے تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے مجلس لگی تھی حضرت اقدس مکالمہ ومخاطبہ فرما رہے تھے اور ان کے سوالات کے جوابات ارشاد فرما رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ تحریر میں بھی مصروف تھے۔یہ بھی ایک نشان تھا کہ آپ ایک طرف تحریر فرما رہے تھے اور قلم چل رہا تھا جیسے کوئی غیب سے مضمون دل میں اتر رہا ہے اور دوسری طرف مجلس میں بیٹھے لوگوں سے گفتگو فرما رہے ہیں قلم میں کوئی رکاوٹ نہیں آتی تھی۔

تین دن تک یہ حضور کی مجلس میں رہے۔حضور کے ساتھ سیر پر بھی جاتے رہے۔وہ نشانیاں جو لالیاں کے علماء نے بتائی تھیں ان کا جائزہ بھی لیا۔اپنی آنکھوں سے ان نشانیوں کو پورا ہوتے دیکھا۔آخر کار واپسی سے پہلے مسجد میں حاضر ہو کے حضور کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام جو مہدی کو پہنچانے کی تاکید فرمائی تھی عرض کیا۔ بیعت کی درخواست کی۔اس پر حضور نے فرمایا ابھی کچھ دن اور ہمارے پاس رہیں۔یہ سن کر شیخ صاحب آبدیدہ ہو گئے اور اپنے پاؤں آگے کر کے حضور کو دکھائے اور عرض کی کہ حضور اتنی لمبی مسافت سے ہمارے پاؤں سوج گئے ہیں۔اتنی تکلیف ہم نے برداشت کی ہے اور ہم نے آپ کو سچا مہدی پایا ہے۔نہ جانے زندگی ساتھ دے یا نہ دے ہماری بیعت قبول فرمائیں۔ چنانچہ پھر وہاں مسجد مبارک میں ان کی بیعت ہوئی دستی بیعت۔

اسد اللہ قریشی صاحب حضرت قاضی اکبر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ حضرت قاضی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلقہ بگوش احمدیت ہونے سے قبل اہلحدیث تھے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی سے مراسم تھے۔اپنے علاقے کے امام تھے۔ علاقے کے لوگوں کی دینی تعلیم اور تدریس میں مشغول تھے کہ کسوف وخسوف کا نشان آسمان پر ظاہر ہوا آپ اس امر سے پہلے ہی آگاہ تھے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا زمانہ قریب ہے کسوف وخسوف کے عظیم الشان نشان کے ظاہر ہونے پر اپنے طلباء اور حلقہ احباب میں تذکرہ ہونے لگا۔سورج اور چاند گرہن کا نشان رمضان میں ظاہر ہوا تو قاضی صاحب نے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا نشان تو ظاہر ہو گیا ہے ہمیں ان کی تلاش کرنی چاہئے۔ان ایام میں چارکوٹ کے لوگ سودا سلف کے لئے جہلم جایا کرتے تھے۔قاضی صاحب نے جہلم آنے والے احباب کے سپرد یہ کام کیا کہ حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کریں ان سے پوچھ کر آئیں کہ یہ نشان تو ظاہر ہو گیا سورج چاند گرہن کا آپ امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیں چنانچہ وہ لوگ حضرت مولوی صاحب سے ملے۔ حضرت مولوی صاحب نے چند کتب اور ایک خط حضرت قاضی صاحب کی طرف بھیجا۔خط اور کتب کی وصولی سے قبل آپ نے رؤیا میں دیکھا۔کسی نے آپ کو تین کتابیں پڑھنے کے لئے دی ہیں ان میں سے پہلی کتاب پڑھنے کے لئے آپ نے کھولی تو اس کے اندر گند بھرا ہوا تھا اور بدبو آ رہی تھی اس پر آپ نے وہ کتاب پھینک دی پھر دو کتابوں کو دیکھا کہ ان سے نور کے شعلے نکل رہے ہیں۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی بھجوائی ہوئی کتب کی وصولی پر آپ کا رؤیا اس طرح پورا ہو گیا کہ حضرت مولوی صاحب نے جو کتاب آپ کو بھجوائیں ان میں ایک کتاب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے تردید کے متعلق تھی۔ آپ نے پہلے اسی کو پڑھنا شروع کیا۔ جب اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دل آزار الفاظ دیکھے تو اس کو پڑھنا ترک کر دیا اور پرے پھینک دیا اور دوسری دو کتب اور خط پڑھے تو انہیں اپنی رؤیا کے عین مطابق پایا اور آپ کو تحقیقات کی مزید تحریک ہوئی چنانچہ آپ نے تحقیقات کے لئے تین افراد پر مشتمل وفد قادیان بھجوایا اور انہوں نے تینوں نے قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی جب یہ وفد بھی بٹالے پہنچا تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے انہیں روک لیا۔یہ تینوں پھر بجائے واپس جانے کے قادیان پہنچ گئے اور وہاں آ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔اس کے بعد قاضی صاحب نے پہلے تحریری بیعت کی اور پھر قادیان پہنچ کر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ وڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad